اَلتَّبَتُّل

مع

التَّقویٰ والطَّاعۃِ والتَّوکُّل

﴿تقویٰ وطاعتِ اِلٰہی اور توکل﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

التَّبَتُّلُ

مَعَ

التَّقْوَى وَالطَّاعَةِ وَالتَّوَكُّلِ

اَلتَّبَتُّلُ

مَعَ

التَّقْوٰی وَالطَّاعَۃِ وَالتَّوَکُّل

﴿تقویٰ و طاعتِ اِلٰہی اور توکل﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

Ph. [+92–42] 111 140 140 [ext. 153], 3516 5338

Fax. [+92–42] 3516 3354

یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔

Ph. [+92–42] 3723 7695

اَلتَّبَتُّل مَعَ التَّقْوٰی وَالطَّاعَةِ وَالتَّوَکُّل

﴿تقویٰ و طاعتِ اِلٰہی اور توکل﴾

تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
معاوِنینِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی، حسنین عباس
مراجعین	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر علی اکبر الازہری
زیرِ اِہتمام	:	فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	:	جولائی 2015ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا
على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين
والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

المُحتَوَيات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

بَابٌ فِي التَّقْوٰی لَهٗ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کے لیے تقویٰ اِختیار کرنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (البقرة، ۲/۲)

(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ○

(۲) وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰـکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰیۚ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۱۸۹)

اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم (حالتِ احرام میں) گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی تو (ایسی الٹی رسموں کی بجائے) پرہیزگاری اختیار کرنا ہے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○

(۳) وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ○
(البقرة، ۲/۱۹۷)

اور (آخرت کے) سفر کا سامان کر لو بے شک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! میرا تقویٰ اختیار کرو ○

(٤) وَاتَّقُوا اللهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ (البقرة، ۲/۲۰۳)

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا ○

(٥) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (البقرة، ۲/۲۷۸)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بھی سود میں سے باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم (صدقِ دل سے) ایمان رکھتے ہو○

(٦) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ (آل عمران، ١٠٢/٣)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہو○

(٧) وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ○ (آل عمران، ١٣٣/٣)

اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت میں سب آسمان اور زمین آجاتے ہیں، جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے○

(٨) هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ○ (آل عمران، ١٣٨/٣)

یہ قرآن لوگوں کے لیے واضح بیان ہے اور ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے○

(٩) لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ○ (آل عمران، ١٨٦/٣)

(اے مسلمانو!) تمہیں ضرور بالضرور تمہارے اموال اور تمہاری جانوں میں آزمایا جائے گا اور تمہیں بہرصورت ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سے اذیت ناک (طعنے) سننے ہوں گے، اور اگر تم صبر کرتے رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں سے ہے○

(١٠) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

تُفْلِحُوْنَo (آل عمران، ۳/ ۲۰۰)

اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں (دشمن سے بھی) زیادہ محنت کرو اور (جہاد کے لیے) خوب مستعد رہو، اور (ہمیشہ) اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہو سکوo

(۱۱) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِo (المائدة، ۵/ ۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ (نافرمانی کرنے والوں کو) سخت سزا دینے والا ہےo

(۱۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللهَ ط وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَo (المائدة، ۵/ ۱۱)

اے ایمان والو! تم اللہ کے (اُس) انعام کو یاد کرو (جو) تم پر ہوا جب قوم (کفّار) نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے ہاتھ (قتل و ہلاکت کے لیے) تمہاری طرف دراز کریں تو اللہ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیےo

(۱۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo (المائدة، ۵/ ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس (کے حضور) تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤo

(۱٤) لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط وَاللهُ

یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَo (المائدة، ٥/ ٩٣)

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اس (حرام) میں کوئی گناہ نہیں جو وہ (حکمِ حرمت اترنے سے پہلے) کھا پی چکے ہیں جب کہ وہ (بقیہ معاملات میں) بچتے رہے اور (دیگر اَحکامِ اِلٰہی پر) ایمان لائے اور اَعمالِ صالحہ پر عمل پیرا رہے، پھر (اَحکامِ حرمت کے آ جانے کے بعد بھی ان سب حرام اَشیاء سے) پرہیز کرتے رہے اور (اُن کی حرمت پر صدقِ دل سے) ایمان لائے، پھر صاحبانِ تقویٰ ہوئے اور (بالآخر) صاحبانِ اِحسان (یعنی اللہ کے خاص محبوب ومقرب و نیکوکار بندے) بن گئے، اور اللہ اِحسان والوں سے محبت فرماتا ہےo

(١٥) اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَo (الأعراف، ٧/ ٢٠١)

بے شک جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہے، جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال بھی چھو لیتا ہے (تو وہ اللہ کے امر و نہی اور شیطان کے دجل و عداوت کو) یاد کرنے لگتے ہیں سو اسی وقت ان کی (بصیرت کی) آنکھیں کھل جاتی ہیںo

(١٦) اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ط وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِکُمْ اُجُوْرَکُمْ وَلَا یَسْئَلْکُمْ اَمْوَالَکُمْo (محمد، ٤٧/ ٣٦)

بس دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشا ہے، اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں تمہارے (اعمال پر کامل) ثواب عطا فرمائے گا اور تم سے تمہارے مال طلب نہیں کرے گاo

(١٧) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌo (الحجرات، ٤٩/ ٣)

بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کر لیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہےo

(۱۸) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

(الحجرات، ۴۹/ ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے ○

(۱۹) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ط ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ○

(الطلاق، ۶۵/ ۲-۳)

پھر جب وہ اپنی مقررہ میعاد (کے ختم ہونے) کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں بھلائی کے ساتھ (اپنی زوجیت میں) روک لو یا انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کردو۔ اور اپنوں میں سے دو عادل مردوں کو گواہ بنالو اور گواہی اللہ کے لیے قائم کیا کرو، اِن (باتوں) سے اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے ○ اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنا کام پورا کرلینے والا ہے، بے شک اللہ نے ہر شے کے لیے اندازہ مقرر فرما رکھا ہے ○

(۲۰) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰی ○

(الليل، ۹۲/ ۵-۷)

پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی ○ اور اس نے (اِنفاق وتقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی ○ تو ہم عنقریب اسے آسانی

(یعنی رضائے الٰہی) کے لیے سہولت فراہم کر دیں گےo

(۲۱) وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىo الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰیo (اللیل، ۹۲/۱۷-۱۸)

اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیزگار شخص کو بچا لیا جائے گاo جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرےo

اَلْحَدِیْث

١/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اُن میں سب سے زیادہ متقی (اللہ سے ڈرنے والا) ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٢) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ ِللهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾، ٣/١٢٢٤، الرقم/ ٣١٧٥، وأيضًا في كتاب المناقب، باب قول الله تعالى: ﴿يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى﴾، ٣/١٢٨٧، الرقم/٣٣٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ومن فضائل يوسف ﷺ، ٤/١٨٤٦، الرقم/٢٣٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣١، الرقم/٩٥٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٤٧، الرقم/٣١٩١٩۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، ٥/١٩٤٩، الرقم/٤٧٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠، الرقم/٣١٧، والطبراني عن عمر بن أبي سلمة في المعجم الكبير، ٩/٢٥، الرقم/٨٢٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٧، الرقم/١٣٢٢٦۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اُس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں۔

اسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲/۳. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ آدھی کھجور (بطور صدقہ) دے کر ہی ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۴. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا:

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقيل من الصدقة، ٢/٥١٣، الرقم/١٣٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، ٢/٧٠٣، الرقم/١٠١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥٩، الرقم/١٨٣٣٠، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب القليل في الصدقة، ٥/٧٤، الرقم/٢٥٥٢، والدارمي في السنن، ١/٤٧٨، الرقم/١٦٥٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب أفضل الناس مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، ٣/١٠٢٦، الرقم/٢٦٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦، الرقم/١١١٤١، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء أي الناس أفضل، ٤/١٨٦، الرقم/١٦٦٠، والنسائي في ←

ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں، بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرے۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے: اس کے بعد کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

اِسے امام بخاری، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥-٦/٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ متقی، بے نیاز اور گوشہ نشین بندے سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

(٦) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

.... السنن، كتاب الجهاد، باب فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، ٦/١١، الرقم/٣١٠٥۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم/٢٩٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨٥، الرقم/٧٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٧، الرقم/١٠٣٧٠، والدورقي في مسند السعد، ١/٤٩، الرقم/١٨۔

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من عمل ←

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى﴾ ’اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں‘۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥/٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو اُمامہ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو جو تمہارا ربّ ہے، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے امراء کا حکم مانو (اس کے صلہ میں تم) اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

.... ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم/٢٧٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤١٦، الرقم/٣٩٥٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم/٣٤٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم/٣٨٣٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم/٢٩١٩٢۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥١، ٢٢٢١٥، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب: (٤٣٤)، ٢/٥١٦، الرقم/٦١٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢، الرقم/٢٢٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤٧، الرقم/١٤٣٦، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٥، الرقم/٤٠۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حاکم نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٦/٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: أَوْصِنِي فَقَالَ: سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ قَبْلِکَ. أُوْصِيْکَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيءٍ. وَعَلَيْکَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ، وَعَلَيْکَ بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُکَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُکَ فِي الْأَرْضِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آ کر کہا: مجھے نصیحت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا: تو نے مجھ سے اس چیز کا سوال کیا ہے جس کے بارے میں تجھ سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں، کیوں کہ تقویٰ ہر عملِ صالح کی چوٹی ہے۔تم پر جہاد لازم ہے کیوں کہ یہی اسلام کی رہبانیت ہے، اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن لازم ہے کیوں کہ یہ آسمان میں تیرے لیے رحمت اور زمین پر تیرے ذکرِ خیر کا باعث ہے۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٢، الرقم/١١٧٩١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٥٦، الرقم/٩٤٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨٩، الرقم/٨٤٠، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٦٠۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم/٨٢٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٦)، ٥/٥٠٠، الرقم/٣٤٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الحرس والكبير في سبيل الله، ٢/٩٢٦، الرقم/٢٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٤، الرقم/٣٣٦٢٣، ـــ

فَأَوْصِنِي، قَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے چاہیے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور ہر بلندی پر تکبیر کہہ۔ جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے لیے زمین کو لپیٹ دے (یعنی یہ جلد اپنی منزل پر پہنچ جائے) اور اس پر سفر کو آسان فرما دے۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٠/٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي. قَالَ: زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى. قَالَ: زِدْنِي. قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ: زِدْنِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔ اس نے عرض کیا: حضور! مزید اضافہ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہوں کو معاف فرما دے۔ اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مزید عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان فرما

.... وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، الرقم/٢٦٩٢۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٥)، ٥/٥٠٠، الرقم/٣٤٤٤، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٢، الرقم/٢٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٧، الرقم/٢٤٧٧۔

دے۔

اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١١/٩. عَنْ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰی.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

حضرت سمرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شرافت ہی اَصل سرمایہ ہے اور حقیقی عزت صرف تقویٰ میں ہے۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٢/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: تَقْوَی اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ. وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ.

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠، الرقم/٢٠١١٤، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجرات، ٥/٣٩٠، الرقم/٣٢٧١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم/٤٢١٩، والحاكم في المستدرك، ٢/١٧٧، الرقم/٢٦٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢١٩، الرقم/٦٩١٢، ٦٩١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٣٥، الرقم/١٣٥٥٤۔

١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، الرقم/٩٦٩٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ٤/٣٦٣، الرقم/٢٠٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٤، الرقم/٤٧٦، والطيالسي في المسند، ١/٣٢٤، الرقم/٢٤٧٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٣٧، الرقم/١٠٥٠۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اَعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (تقویٰ) اور اچھے اَخلاق۔ پھر آپ ﷺ سے اُن چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو لوگوں کو بکثرت جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ (یعنی بد زبانی اور بدکاری)۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

١٣/١١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ذر ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو (تقوی اختیار کرو)، گناہ (سرزد ہو جائے تو اس) کے بعد نیکی کرو، وہ نیکی اِس (گناہ) کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٥، الرقم/٢١٣٩٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرة الناس، ٣٥٥/٤، الرقم/١٩٨٧، والدارمي في السنن، ٤١٥/٢، الرقم/٢٧٩١، والطبراني عن معاذ في المعجم الكبير، ١٤٥/٢٠، الرقم/٢٩٧، ٢٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٤٥/٦، الرقم/٨٠٢٦۔

١٢/١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللهَ فِيْنَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِکَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں: (اے زبان!) ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیوں کہ ہم تجھ سے متعلق ہیں (یعنی ہماری سلامتی کا انحصار تجھ پر ہے)۔ اگر تو سیدھی رہے گی (یعنی بولنے میں احتیاط کرے گی) تو ہم بھی سیدھے (یعنی محفوظ) رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی (یعنی بولنے میں احتیاط نہیں برتے گی) تو ہم بھی ٹیڑھے (یعنی غیر محفوظ) ہو جائیں گے۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ ثُمَّ يُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ وَيَقُوْلُ: اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا، التَّقْوٰى هَاهُنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٥، الرقم/١١٩٢٧، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم/٢٤٠٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠٢، الرقم/٩٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم/١١٨٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٣، الرقم/٢٢٠٩۔

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٤، الرقم/١٢٤٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٥٩، الرقم/٣٠٣١٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠١، الرقم/٢٩٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١١٥، الرقم/٣٩٣، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/٢٩۔

حضرت انس بن مالک ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے، جبکہ ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔

اِسے امام احمد نے، ابن ابی شیبہ نے مذکورہ الفاظ میں اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُصِيْبُ التَّمْرَةَ فَيَقُوْلُ: لَوْلَا أَنِّي أَخْشٰی أَنَّهَا مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت انس ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کبھی اتفاقاً) کھجور پاتے تو فرماتے: اگر یہ اندیشہ اور خطرہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں ضرور اسے کھا لیتا۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٥. عَنْ دُرَّةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَتْقَی النَّاسِ لِلّٰهِ ﷻ قَالَ: آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت دُرّہ ﷺ **بیان کرتی ہیں**: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحبِ تقویٰ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سب سے بڑھ کر نیکی کا حکم دینے والا، برائی سے روکنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہے۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٤، الرقم/١٢٩٣٦، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ٥/٣٢٣۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٣٠٦۔

١٨-١٩/١٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ذر ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل مندی نہیں، گناہوں سے بچنے سے بڑھ کر کوئی ورع و تقویٰ نہیں اور حسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب (شرافت) نہیں۔

اِسے امام ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(١٩) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ.

رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ عمل کا سردار ہے۔

اِسے حکیم ترمذی، دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٠/١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنَ

١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم/٤٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٧٦، الرقم/٣٦١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٩، الرقم/٨٣٧۔

١٩: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٣٧، الرقم/٧٢٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/٣٩٥۔

٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٨، الرقم/١٠٩٦٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٥٩، الرقم/٤٠، والحارث في المسند، ١/٣٢١۔

الْعِبَادَةِ وَمِلَاکُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اور دین کی اصل ورع اور تقویٰ ہے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۲۱. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَتْلُوْ عَلَيَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق، ٦٥/٢-٣]. **فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا وَيُعِيْدُهَا عَلَيَّ.**

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ مجھے بار بار قرآن مجید کی یہ آیت سنایا کرتے: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ 'اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے ○ اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا'۔

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي آلِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ اللَّقْحَةَ وَهٰذَا الْغُلَامَ الصَّقِيْلَ كَانَ يَعْمَلُ سُيُوْفَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَخْدُمُنَا فَإِذَا مُتُّ فَادْفَعِيْهِ إِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا بَعَثَ

٢١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٦.

بِهٖ إِلٰى عُمَرَ قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا بَكْرٍ لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهٗ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب وقتِ وصال قریب آیا تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ ابو بکر کی اولاد کا (میرے) اس (گھر میں موجود) مال میں کوئی حصہ ہو، سوائے اس اونٹنی اور صیقل کرنے والے غلام کے جو مسلمانوں کی تلواریں تیار کرتا اور ہماری خدمت بجا لاتا ہے۔ اس لیے جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ مال عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دینا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہا نے وہ مال عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اُنہوں نے (تقوی و ورع کا ایسا اعلیٰ معیار قائم کرکے) اپنے بعد آنے والوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: اَلتَّقْوٰى غَايَةٌ لَا يَهْلِكُ مَنِ اتَّبَعَهَا، وَلَا يَنْدَمُ مَنْ عَمِلَ بِهَا: لِأَنَّ بِالتَّقْوٰى فَازَ الْفَائِزُوْنَ، وَبِالْمَعْصِيَةِ خَسِرَ الْخَاسِرُوْنَ. (۲)

ذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ فِي الْكَنْزِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کو اختیار کرنے والا شخص ہلاک نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر عمل کرنے والا نادم ہوتا ہے۔ کیوں کہ تقویٰ کے ذریعے ہی کامیاب لوگوں نے کامیابی حاصل کی اور معصیت کی وجہ سے ہی خسارہ اٹھانے والوں نے خسارہ اٹھایا۔

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٦٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٩٢-١٩٣۔

(۲) الهندي في كنز العمال، ١٨٨/١٦، الرقم/٤٤٢١٦۔

اسے امام ہندی نے 'کنز العمال' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: سَادَةُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا الْأَسْخِيَاءُ، وَسَادَةُ النَّاسِ فِي الْآخِرَةِ الْأَتْقِيَاءُ. (۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: دنیا میں لوگوں کے سردار سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں اور آخرت میں لوگوں کے سردار متقی ہوں گے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ يَعْنِي الْجَسْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا انْطَلَقَ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَوْصِنِي فَإِنِّي غَازٍ. فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَتّٰى تَلْقَاهُ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي الْأَمْوَاتِ وَلَا تَعُدَّهَا فِي الْأَحْيَاءِ وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. (۲)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عبد اللہ الجسری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء ﷺ **کے پاس گیا،** انہیں سلام کیا اور عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور زندوں میں شمار نہ کرو، اور مظلوم کی بدعا سے بچتے رہو۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ﷺ: تَمَامُ التَّقْوٰى أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ الْعَبْدُ حَتّٰى

---

(۱) القشيري في الرسالة/ ۱۰۷۔

(۲) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/۲۰۷۔

يَتَّقِيَهُ فِيْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ، حَتّٰى يَتْرُكَ بَعْضَ مَا يَرٰى أَنَّهُ حَلَالٌ خَشْيَةَ أَنْ يَّكُوْنَ حَرَامًا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ وَابْنُ عَسَاكِرَ فِي التَّارِيْخِ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرے کہ ایک رائی کے برابر بھی برے عمل کا ارتکاب نہ کرے بلکہ یہاں تک کہ بعض حلال چیزوں کو بھی اس خوف سے چھوڑ دے کہ مبادا وہ حرام ہوں۔

اِسے امام عبد اللہ بن المبارک نے 'کتاب الزہد' میں اور ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ، حُرٍّ وَلَا عَبْدٍ، عَجَمِيٍّ وَلَا فَصِيْحٍ، أَعْلَمُ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنِّيْ بِتَقْوٰى إِلَّا أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهِ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عربی ہو یا عجمی جس کے متعلق مجھے علم ہو کہ وہ تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے افضل ہے تو میری یہ خواہش ہوگی کہ میں اس جیسا ہوتا۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم: كُنَّا نَدَعُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الْحَلَالِ مَخَافَةَ أَنْ نَقَعَ فِيْ بَابٍ مِنَ الْحَرَامِ. (٣)

---

(١) أخرجه ابن المبارك في الزهد/٤٥٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/١٦١، والبيهقي في الزهد الكبير، ٢/٣٢٤، الرقم/٨٧٠۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠١۔

(٣) ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١٧۔

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَدَارِجِ.

بعض صحابہ کرام ﷺ کا قول ہے: ہم حلال کے ستر حصے اس خوف سے چھوڑ دیتے تھے کہ مبادا حرام کے کسی ایک حصے میں مبتلا ہو جائیں۔

اسے علامہ ابن القیم نے 'مدارج السالکین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ: آيَةٌ فِيْ كِتَابِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمْعًا، وَأَنْ أُعْطَاهَا وَجَعَلَنِيَ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

امام عامر بن عبد قیس بیان کرتے ہیں: قرآن مجید کی ایک آیت مجھے ساری دنیا اور اس کے مل جانے سے زیادہ محبوب ہے اور (مجھے یہ بھی محبوب ہے کہ) میں تمام دنیا صرف اس لیے دے دوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے متقی لوگوں میں شامل فرما دیں۔

اِسے امام عبد اللہ بن المبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ حَاتِمُ بْنُ عَلْوَانَ الْأَصَمُّ: مَنِ ادَّعٰى ثَلَاثًا بِغَيْرِ ثَلَاثٍ فَهُوَ كَذَّابٌ، مَنِ ادَّعٰى خَشْيَةَ اللهِ تَعَالٰى مِنْ غَيْرِ وَرَعٍ عَنْ مَحَارِمِهٖ فَهُوَ كَذَّابٌ، وَمَنِ ادَّعٰى حُبَّ الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ إِنْفَاقِ مَالِهٖ فِيْ طَاعَةِ اللهِ فَهُوَ كَذَّابٌ، وَمَنِ ادَّعٰى مَحَبَّةَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ مَحَبَّةِ الْفَقْرِ فَهُوَ كَذَّابٌ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام حاتم بن علوان الاصم نے فرمایا: جس نے تین چیزوں کے بغیر تین

---

(١) ابن المبارك في الزهد/٤٥٢۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٧٥/٨۔

چیزوں کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو ترک کیے بغیر خشیتِ الٰہی کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔ جس نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کیے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے فقر سے محبت کیے بغیر حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدٌ الرَّوْذَبَارِيُّ: اَلتَّقْوٰى مُجَانَبَةُ مَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللهِ تَعَالٰى.(۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو بکر محمد الروذباری نے فرمایا: تقویٰ یہ ہے کہ تم ان تمام چیزوں سے اجتناب کرو جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہیں۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: قِيْلَ: أَقَلُّ مَا يَلْزَمُ الْفَقِيْرَ فِيْ فَقْرِهٖ أَرْبَعَةُ أَشْيَاءَ: عِلْمٌ يَسُوْسُهٗ، وَوَرَعٌ يَحْجُزُهٗ، وَيَقِيْنٌ يَحْمِلُهٗ، وَذِكْرٌ يُؤْنِسُهٗ.(۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام قشیری بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ فقیر کے لیے فقر میں کم از کم چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے: (۱) علم جو اس کی تدبیر کرے، (۲) پرہیز گاری جو اسے برے کاموں سے روکے، (۳) یقین کامل جو اسے (دینی احکامات پر) عمل پیرا ہونے کی ترغیب دے، (۴) ذکر جس سے اسے انس محسوس ہو۔

---

(۱) القشيري في الرسالة/١٠٦۔

(۲) المرجع نفسه، ص/٢٧٦۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ: صِدْقُ الْخَوْفِ هُوَ الْوَرَعُ عَنِ الْآثَامِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو عثمان نے فرمایا: سچا خوف یہ ہے کہ ظاہری اور باطنی طور پر گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجَرِيْرِيُّ: مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللهِ التَّقْوٰى وَالْمُرَاقَبَةَ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْكَشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ. (٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام جریری نے فرمایا: جس شخص نے اپنے اور اللہ رب العزت کے درمیان تقوٰی اور مراقبہ کو پختہ نہیں کیا وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِهٖ حُبُّ الدُّنْيَا زَالَ وَرَعُهٗ. (٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: جس کے دل میں حبِّ دنیا غلبہ کر لیتی ہے اس کا تقوٰی جاتا رہتا ہے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/١٢٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٠٥۔

(٣) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٢٥١۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: إِذَا لَمْ يَكُنْ تَقْوٰى فَلَسْتَ بِكَرِيْمٍ عِنْدَ اللهِ ﷻ وَلَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ. (١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس تقویٰ نہیں تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے ہاں معزز نہیں۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: يَا قَوْمُ، تُوْبُوْا مِنْ تَرْكِكُمُ التَّقْوٰى، اَلتَّقْوٰى دَوَآءٌ وَتَرْكُهَا دَآءٌ، تُوْبُوْا فَإِنَّ التَّوْبَةَ دَوَآءٌ وَّالذُّنُوْبَ دَآءٌ. (٢)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اے قوم تم تقویٰ کو چھوڑ دینے سے توبہ کر لو۔ کیونکہ تقوی دوا ہے اور اس کا چھوڑ دینا بیماری۔ تم توبہ کر لو؛ بے شک توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: يَا قَوْمُ، تَوَرَّعُوْا فِي جَمِيْعِ أَحْوَالِكُمْ. الْوَرَعُ كِسْوَةُ الدِّيْنِ. (٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اے قوم! تم ہر حالت میں تقویٰ اختیار کرو (کیونکہ) تقویٰ دین کا لباس ہے۔

---

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٢٧٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٢٧٩۔

(٣) المرجع نفسه، ص/٣٦٤۔

بَابٌ فِي الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مِنْهُ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ سے خوف و اُمید رکھنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًاط اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَo (الأعراف، ٧/٥٦)

اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحولِ حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بے شک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہےo

(۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo (الأنفال، ٨/٢)

ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o

(۳) هُوَ الَّذِیْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَo (الرعد، ١٣/١٢)

وہی ہے جو تمہیں (کبھی) ڈرانے اور (کبھی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور (کبھی) بھاری (گھنے) بادلوں کو اٹھاتا ہےo

(٤) اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَo وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَo وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِکُوْنَo وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَo اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَo (المؤمنون، ٢٣/٥٧-٦١)

بے شک جو لوگ اپنے رب کی خشیت سے مضطرب اور لرزاں رہتے ہیںo اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیںo اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتےo اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نا مقبول نہ ہو جائے)o یہی لوگ بھلائیوں (کے سمیٹنے میں) جلدی کر رہے ہیں اور وہی اس میں آگے نکل جانے والے ہیںo

(٥) مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِo نِادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ط ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِo لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌo (ق، ٥٠/٣٣-٣٥)

جو (خدائے) رحمان سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور (اللہ کی بارگاہ میں) رجوع وانابت والا دِل لے کر حاضر ہواo اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشگی کا دن ہےo اس (جنت) میں ان کے لیے وہ تمام نعمتیں (موجود) ہوں گی جن کی وہ خواہش کریں گے اور ہمارے حضور میں ایک نعمت مزید بھی ہے (یا اور بھی بہت کچھ ہے، سو عاشق مست ہو جائیں گے)o

(٦) وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِo (الرحمٰن، ٥٥/٤٦)

اور جو شخص اپنے رب کے حضور (پیشی کے لیے) کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اُس کے لیے دو جنتیں ہیںo

(٧) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیo فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰیo (النّٰزعٰت، ٧٩/٤٠-٤١)

اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اُس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات وشہوات سے باز رکھاo تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانا ہوگاo

اَلْحَدِيْث

اَلْخَوْفُ وَالْخَشْيَةُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى

﴿اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت رکھنا﴾

۲۲-۱/۲۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَوَاللهِ، إِنِّي، لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، مجھے اللہ تعالیٰ کا لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے اور میں خدا سے ان کی نسبت زیادہ ڈرتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۳) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، ٥/٢٢٦٣، الرقم/٥٧٥٠، وأيضاً في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، ٦/٢٦٦٢، الرقم/٦٨٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب علمه ﷺ بالله تعالى وشدة خشية، ٤/١٨٢٩، الرقم/٢٣٥٦، وأحمد في المسند، ٦/٤٥، الرقم/٢٤٢٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٦٧، الرقم/١٠٠٦٣، وأبو يعلى في المسند، ٨/٣١٠، الرقم/٤٩١٠۔

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الكسوف، باب الذكر في الكسوف، ١/٣٦٠، الرقم/١٠١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف الصلاة جامعة، ٢/٦٢٨، الرقم/٩١٢، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب الأمر بالاستغفار في الكسوف، ٣/١٥٣، ←

النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو موسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا، آپ حالتِ اضطراب میں خشیتِ الٰہی سے اس طرح کھڑے ہوئے کہ جیسے قیامت آ گئی ہو۔ آپ ﷺ مسجد میں آئے اور طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجدہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح نماز پڑھتے نہیں دیکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (سورج و چاند گرہن) اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے یہ نشانیاں بھیجتا ہے۔ جب تم اس قسم کی کوئی شے دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا اور اس سے استغفار کی پناہ میں آؤ۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٤/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى

.... الرقم/١٥٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٨٢، الرقم/١٨٩٠۔

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ، ٣/١٢٨٣، الرقم/٣٢٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم/٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم/٢٠٧٩-٢٠٨٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٦٦، الرقم/٢٢٠٦۔

نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُوْنِي فِي الرِّيْحِ، فَوَاللهِ، لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِکَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيْکِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَکَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، خَشْيَتُکَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُکَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ *سے روایت ہے کہ* حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر (کثرتِ گناہ کی صورت میں) ظلم و زیادتی کرتا رہا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا، میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اُسی طرح کیا گیا (جس طرح اُس نے وصیت کی تھی)۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے) ذرّات جمع کر دے۔ اس نے ذرّات جمع کر دیے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیری خشیت نے۔ یا کہا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے اسے (اس قلبی خوف و خشیت کی وجہ سے) بخش دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ ﷯ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾

٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣٨٢/٢، الرقم/٣٣٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٦٨/١، الرقم/٧٣٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١٨٤/١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١١٦/٤، ١٣٤، الرقم/٥٠٤٤، ٥١٢٢۔

[التحريم، ٦٦/٦] تَلَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فَخَرَّ فَتًى مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى فُؤَادِهٖ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَتٰى، قُلْ: لَا إِلٰـهُ إِلَّا اللهُ، فَقَالَهَا فَبَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ أَصْحَابُهٗ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنْ بَيْنِنَا؟ قَالَ: أَوْ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِo﴾ [إبراهيم، ١٤/١٤].

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ ربّ العزت نے اپنے نبی مکرم ﷺ پر یہ آیت - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ ’اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں‘ - نازل فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن صحابہ میں اس کی تلاوت فرمائی۔ ایک نوجوان یہ آیت سن کر تڑپا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان! کہو: لا إله إلا الله۔ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ ہمارے درمیان یہ مقام پا گیا (یعنی کیا اُسے جنت مل گئی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِo﴾ ’یہ (وعدہ) ہر اُس شخص کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے وعدۂ (عذاب) سے خائف ہواo‘۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦-٢٨/٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةٌ مِنَ

٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٣٦، الرقم/٣٨٢٨، وأحمد بن حنبل في الزهد/٣٩٧، وابن المبارك في الزهد، ٢/٩٢، الرقم/٣٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٥٣٠، الرقم/٩٣٦۔

النَّارِ، فَكَانَ يَبْكِي عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِکَ فِي الْبَيْتِ، وَذُكِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ فِي الْبَيْتِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اعْتَنَقَهُ الْفَتٰى وَخَرَّ مَيِّتًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: جَهِّزُوْا صَاحِبَكُمْ، فَإِنَّ الْفَرَقَ فَلَذَ كَبِدَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ایک نوجوان پر دوزخ کا خوف طاری ہوگیا۔ وہ دوزخ کے ذکر پر زار و قطار رویا کرتا تھا، حتیٰ کہ اس نے اپنے آپ کو گھر میں محصور کر لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ اس کے گھر تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ اندر داخل ہوئے تو اس نوجوان نے آپ ﷺ کو گلے لگا لیا اور (اسی حالت میں) فوت ہوکر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی تجہیز و تکفین کرو کیونکہ دوزخ کے خوف نے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے۔

اِسے امام حاکم نے اور احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٢٧) وَزَادَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ فِي رِوَايَةِ الْحُذَيْفَةِ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهَا، فَمَنْ رَجَا شَيْئًا طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ شَيْئًا هَرَبَ مِنْهُ.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

حافظ ابن رجب حنبلی اور ابن قدامہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ذکر کیا ہے: (آپ ﷺ نے فرمایا:) اس ذات کی

٢٧: ذكره ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار/٣١، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٣٨، الرقم/١٣٧، والهندي في كنز العمال، ٣/٢٨٢، الرقم/٨٥٢٦۔

قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ سے پناہ دے دی ہے، پس جو جس چیز کا طالب ہوتا ہے وہ اُسے ہی طلب کرتا ہے اور جو جس چیز سے خوف زدہ ہوتا ہے وہ اُس سے نجات چاہتا ہے۔

اِسے حافظ ابن رجب حنبلی اور ابن قدامہ نے بیان کیا ہے۔

مَرِضَ الإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَعُرِضَ دَلِيْلُهُ عَلَى الطَّبِيْبِ، فَقَالَ: هٰذَا رَجُلٌ قَطَّعَ الْخَوْفُ كَبِدَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَجَسَّ عِرْقَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّ فِي الْحَنِيْفِيَّةِ مِثْلَهُ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سفیان ثوری بیمار پڑے تو ان کا قارورہ طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے کہا کہ خوف نے اس شخص کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس کے بعد اس نے آ کر آپ کی نبض دیکھی تو کہا: میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں اس جیسا کوئی اور شخص موجود ہوگا۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

(٢٨) وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ [التحريم، ٦٦/٦] **وَقَرَأَهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَمِعَهَا شَابٌّ إِلٰى جَنْبِهٖ، فَصَعِقَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهٖ رَحْمَةً لَهُ، فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مِثْلُ أَيِّ شَيْءٍ الْحَجَرُ؟**

---

(١) القشيري في الرسالة/١٣١۔

٢٨: ذكره ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار/١٠٠، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٣٨، الرقم/١٣٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٥٧، الرقم/٥٥٧٦۔

قَالَ: أَمَا يَكْفِيْکَ مَا أَصَابَکَ عَلٰى أَنَّ الْحَجَرَ الْوَاحِدَ مِنْهَا لَوْ وُضِعَ عَلٰى جِبَالِ الدُّنْيَا كُلِّهَا لَذَابَتْ مِنْهُ، وَإِنَّ مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهَا حَجَراً وَشَيْطَانًا.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک روایت میں محمد بن ہاشم بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت - ﴿وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ 'جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' - نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تلاوت فرمائی تو ایک جوان - جو آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا یہ آیت سن رہا تھا - نے (خشیتِ الٰہی کی وجہ سے) ایک زور دار چیخ ماری (اور بے ہوش ہوگیا)۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا سر اَز راہِ شفقت و رحمت اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب تک اللہ نے چاہا وہ اسی حالت میں رہا۔ پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان، دوزخ کے وہ پتھر کس طرح کے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ کافی نہیں (کہ دوزخ کے خوف سے تم بے ہوش ہوگئے اور اب دوزخ کے بارے میں مزید بھی پوچھ رہے ہو)؟ بے شک اگر اس کا ایک پتھر دنیا کے تمام پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ تمام پہاڑ ہی پگھل جائیں گے۔ بے شک ہر انسان کے ساتھ ان پتھروں میں سے ایک پتھر اور ایک شیطان ہوتا ہے۔

اِسے حافظ ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے جب کہ امام منذری نے فرمایا: اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِيْسَى الْيَشْكُرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَجُلٍ بِالْبَحْرَيْنِ، قَدِ اعْتَزَلَ النَّاسَ وَتَفَرَّغَ لِنَفْسِهٖ، فَذَاكَرْتُهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ وَذِكْرِ الْمَوْتِ، قَالَ، فَجَعَلَ وَاللهِ، يَشْهَقُ حَتّٰى

خَرَجَتْ نَفْسُهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ، قَالَ، فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا: يَا عُبَيْدَ اللهِ، مَا أَرَدْتَ إِلٰى هٰذَا لَعَلَّکَ أَنْ تَكُوْنَ ذَاكَرْتَهُ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْمَوْتِ. قَالَ، قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، لَقَدْ كَانَ ذٰلِکَ؛ قَالَ: فَبَكٰى رَجُلٌ مِنْ جِيْرَانِهٖ، وَقَالَ: رَحِمَکَ اللهُ، لَقَدْ خِفْتَ أَنْ يَقْتُلَکَ ذِكْرُ الْمَوْتِ حَتّٰى وَاللهِ، لَقَدْ قَتَلَکَ. قَالَ، ثُمَّ جَهَّزْنَاهُ وَدَفَنَّاهُ.(1)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الصَّفْوَةِ.

امام ابراہیم بن عیسیٰ الیشکری بیان کرتے ہیں: میں بحرین میں کسی (عبادت گزار) شخص کے پاس گیا جس نے لوگوں سے خلوت وعزلت نشینی اختیار کر رکھی تھی اور اپنے آپ کو (دنیوی مشاغل سے) الگ تھلگ کر لیا تھا۔ میں نے اس کے ساتھ آخرت کے احوال اور موت سے متعلق کچھ گفتگو کی۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! وہ دھاڑیں مار کر رونے لگا یہاں تک کہ میری آنکھوں کے سامنے اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ابراہیم بن عیسیٰ یشکری کہتے ہیں: لوگ میرے پاس آ گئے اور انہوں نے کہا: اللہ کے بندے! تو نے اسے کیا کر دیا ہے؟ شاید تو نے اس سے موت کے متعلق کسی شے کا ذکر کیا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: (ہاں،) اللہ کی قسم! اسی طرح کا معاملہ ہے۔ کہتے ہیں: اس کا ایک پڑوسی رو پڑا اور اس نے (اُس عبادت گزار کی میت کو مخاطب کر کے) کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے! مجھے اندیشہ تھا کہ موت کا ذکر تجھے مار ڈالے گا (اور ایسا ہی ہوا ہے) حتیٰ کہ بخدا! اس نے تجھے مار دیا۔ کہتے ہیں: پھر ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کی اور اسے سپردِ خاک کر دیا۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے 'صفة الصفوة' میں بیان کیا ہے۔

---

(1) ذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/٧٢، الرقم/٦٥٢، وابن قدامة في الرقة والبكاء/٢٢٨، الرقم/٢٧٣۔

عَنِ الإِمَامِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا بِالْكُوْفَةِ رَجُلٌ يُقَالَ لَهُ أَسَدُ بْنُ صَلْهَبٍ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى شَاطِيءِ الْفُرَاتِ، فَسَمِعَ تَالِيًا يَتْلُوْ: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَo﴾ [الزخرف، ٤٣/٧٤] فَتَمَايَلَ، فَلَمَّا قَالَ التَّالِي: ﴿لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَo﴾ [الزخرف، ٤٣/٧٥] سَقَطَ فِي الْمَاءِ، فَمَاتَ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الرِّقَّةِ.

امام عبد الرحمٰن بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں ہمارے پاس اسد بن صلہب نامی شخص ہوا کرتا تھا۔ ایک دن وہ دریائے فرات کے کنارے کھڑا تھا کہ اس نے کسی تلاوت کرنے والے سے یہ آیت سنی: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَo﴾ ’بے شک مُجرِم لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیںo‘ تو اس پر لرزہ طاری ہوگیا۔ جب قاری نے یہ آیت - ﴿لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَo﴾ ’جو اُن سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گےo‘ - پڑھی تو وہ (خوفِ اِلٰہی سے غش کھا کر) پانی میں گر گیا اور فوت ہوگیا۔

اسے امام ابن قدامہ نے الرقۃ والبکاء میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ مِنىً، فَإِذَا النَّاسُ يَزْدَحِمُوْنَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: ابْنُ السَّمَّاكِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَإِذَا شَيْخٌ مُخْتَبِيءٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كُنَّا عَايَنَّا أَخْبَارَ السَّمَاءِ بِأَبْصَارِنَا، وَسَمِعْنَا أَصْوَاتَ الْمَلَائِكَةِ

---

(١) ذكره ابن قدامة في الرقة والبكاء/١٠٢، الرقم/٢٣١۔

بِآذَانِنَا فَقِيْلَ لِلْمُصَفِّيْنَ أَعْمَالَهُمْ: أَبْشِرُوْا بِالْمُقَامِ الْعَجِيْبِ، مِنَ الْحَبِيْبِ الْقَرِيْبِ. وَقَطَعَ قُلُوْبَ الْعَارِفِيْنَ بِاللهِ ذِكْرُ الْخٰلِدِيْنَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، قَالَ: فَصَاحَ صَائِحٌ مِنَ الْقَوْمِ، وَخَرَّ مَيِّتًا.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الرِّقَّةِ.

امام محمد بن معاذ العنبری فرماتے ہیں: میں منٰی کی مسجد میں تھا کہ اچانک (ایک شخص کے گرد) لوگوں کا ہجوم ہوگیا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: (یہ) ابن سماک ہے۔ میں ان کے قریب ہوا تو وہ مخفی حالت کے حامل ایک بزرگ تھے (یعنی اَہلِ دنیا ان کا مقام و مرتبہ نہ جانتے تھے)۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ہم نے اپنی آنکھوں سے آسمانی خبروں کا مشاہدہ کیا اور اپنے کانوں سے فرشتوں کی آوازیں سنی ہیں۔ پاکیزہ اعمال والوں سے کہا گیا ہے: تمہیں حبیب قریب کی بارگاہ میں مقامِ عجیب کی خوش خبری ہو! جب کہ اللہ کی معرفت رکھنے والوں کے دلوں کو جنت اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے والوں کے تذکرہ نے پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور ابن معاذ عنبری نے بیان کیا: (ابن سماک کی زبان سے یہ کلمات سنتے ہی محفل میں موجود) ایک شخص نے زور دار چیخ ماری اور گر کر فوت ہوگیا۔

اسے امام ابن قدامہ نے الرقۃ والبکاء میں بیان کیا ہے۔

٥/٢٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

---

(١) ذكره ابن قدامة في الرقة والبكاء/٢٢٤، الرقم/٢٦٥۔

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٩، الرقم/٧٦٦٨، وابن أبي شيبة عن أبي بن كعب في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم/٣٥٥٢٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٧٨، الرقم/١٦٤١، وأيضًا، ٦/١٩٦، الرقم/٦١٧١۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر خشیتِ اِلٰہی کی بناء پر اُس کی آنکھوں سے اس قدر اشک رواں ہوئے کہ وہ زمین پر جا گرے تو اسے روزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔

اسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٦/٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل أَنَّهُ قَالَ: وَعِزَّتِي لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ان باتوں میں سے - جو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیں - بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم! میں اپنے بندے میں دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا۔ اگر اس نے دنیا میں مجھ سے خوف رکھا تو میں اسے قیامت کے دن امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے دن خوف سے دوچار کر دوں گا۔

اِسے امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣١-٧/٣٢. عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ

٣٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠٦، الرقم/٦٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٣، الرقم/٧٧٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣١، الرقم/٥١١٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦١٧، الرقم/٢٤٩٤۔

٣١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩١، الرقم/٨٠٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٧، الرقم/٥٠٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣١٠۔

الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں تو اُس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٣٢) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتْ رِيْحٌ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ وَرَقٍ نَخِرٍ، وَبَقِيَ فِيْهَا مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ﷻ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت میں آپ ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس سے اس درخت کے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس درخت کی مثال کس کی طرح ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال اُس مومن کی مانند ہے جس کے خشیتِ الٰہی کے باعث رونگٹے کھڑے ہو

٣٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢/٦٠، الرقم/٦٧٠٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٢، الرقم/٨٠٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٤، الرقم/٥١٢١۔

گئے تو اس کے گناہ اس سے جھڑ گئے اور اُس کی نیکیاں باقی رہ گئیں۔

اِسے امام ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٣-٨/٣٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ: أَنْ أَخْشَى اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت ابو ذر (غفاری) ﷺ روایت کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل ﷺ نے یہ نصیحت فرمائی: میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے ایسے ڈروں گویا میں اُسے دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اُسے نہیں دیکھ سکتا تو (کم از کم یہ تصور تو پختہ ہونا چاہیے کہ) وہ یقیناً مجھے دیکھ رہا ہے۔

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

(٣٤) وَفِي رِوَايَةِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَافَ اللهَ خَوَّفَ اللهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ خَوَّفَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز کے دل میں اس کا خوف (رعب) ڈال دیتا ہے؛ اور جو اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اُسے ہر شے کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔

٣٣: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين/٣٩، الرقم/١٢، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٢٦۔

٣٤: أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٦٥، الرقم/٤٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٩٦، الرقم/٥٥٣٩، وذكره الهندي في كنز العمال، ٣/٦٣، الرقم/٥٩١٥۔

اسے امام قضاعی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: وَاللهِ، لَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ تُؤْكَلُ وَتُعْضَدُ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت ابوبکر ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ کاش میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا جاتا اور کاٹا جاتا۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ، فَأَلْقٰى لَهَا ثَوْبَهُ حَتّٰى جَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ، فَقَالَ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ، مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ بِنْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ، قَالَ: وَمَنْ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ إِلَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَجُلٌ قُبِضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَبَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ. (۲)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت اُم سعد بنت سعد بن الربیع بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت ابوبکر

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/۱٦٧۔

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥، الرقم/٥٤٠١، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٠٢، الرقم/٦٥٥٣، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٢٦، الرقم/١٢١، والحلبي في السيرة النبوية، ٢/٥٣٣۔

صدیق ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنا کپڑا بچھا دیا اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ اسی اثناء میں حضرت عمر بن خطاب ﷺ بھی آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: اے خلیفۂ رسول! یہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس شخص کی بیٹی ہیں جو مجھ سے اور آپ سے بہتر ہیں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: مجھ سے اور آپ سے سوائے رسول اللہ ﷺ کے اور کون بہتر ہے؟ حضرت ابو بکر ﷺ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فوت ہو گیا اس نے اپنا ٹھکانہ جنت میں بنا لیا، لیکن میں اور آپ پیچھے رہ گئے ہیں۔

اسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَخَذَ تِبْنَةً مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: لَيْتَنِي هٰذِهِ التِّبْنَةُ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُ شَيْئًا، لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي، لَيْتَنِي كُنْتُ نَسْياً مَنْسِيًّا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے (خشیتِ الٰہی کی کیفیت میں) زمین سے ایک تنکا اُٹھا کر کہا: کاش! میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ نہ ہوتا، کاش! میری ماں مجھے جنم ہی نہ دیتی۔ کاش! میں بھلا دیا گیا ہوتا۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَأْسُ عُمَرَ فِي حِجْرِي فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: ضَعْ خَدِّي عَلَى الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: وَمَا عَلَيْكَ كَانَ فِي حِجْرِي أَمْ عَلَى الْأَرْضِ؟ فَقَالَ: ضَعْهُ لَا أُمَّ

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٩٨، الرقم/٣٤٤٨٠۔

لَکَ. فَوَضَعْتُهُ، وَقَالَ: وَيْلِي، وَوَيْلٌ لِأُمِّي! إِنْ لَمْ يَرْحَمْنِي رَبِّي.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمُحْتَضَرِيْنَ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مرض الموت میں تھے تو ان کا سر میری گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا رخسار (چہرہ) زمین پر رکھ دو۔ میں نے عرض کیا: کیا فرق پڑتا ہے کہ یہ میری گود میں ہو یا زمین پر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے (یعنی ناراضی کا اظہار فرمایا اور کہا:) اسے نیچے رکھ دو۔ میں نے آپ کا رخسار زمین پر رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے رب نے مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میرے اور میری والدہ کے لیے ہلاکت ہے۔

اسے امام ابن ابی دنیا نے 'کتاب المحتضرین' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِيْنَ طُعِنَ وَرَأْسُهُ فِي التُّرَابِ، فَذَهَبْتُ أَرْفَعُهُ، فَقَالَ: دَعْنِي، وَيْلِي وَوَيْلُ أُمِّي إِنْ لَمْ يَغْفِرْ لِيْ، وَيْلِي وَوَيْلُ أُمِّي إِنْ لَمْ يَغْفِرْ لِيْ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمُحْتَضَرِيْنَ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو میں آپ کے پاس آیا۔ آپ کا سر مبارک مٹی میں تھا۔ میں اسے

---

(١) ابن أبي الدنيا في المحتضرين/٥٥، الرقم/٤٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٤٤٥، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٠٥، الرقم/٩٨، والذهبي في تاريخ الإسلام، ٣/٢٨٢۔

(٢) ابن أبي الدنيا في المحتضرين/٥٦، الرقم/٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٤٤٣، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٠٥، الرقم/٩٩۔

اٹھانے کے لیے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو، اگر میری مغفرت نہ ہوئی تو میرے اور میری والدہ کے لیے ہلاکت ہے، اگر میری مغفرت نہ ہوئی تو میرے اور میری والدہ کے لیے ہلاکت ہے۔

اسے امام ابن ابی دنیا نے 'کتاب المحتضرین' میں روایت کیا ہے۔

قِيْلَ لِعَلِيٍّ ﷺ لِمَ تَرْقَعُ قَمِيْصَکَ؟ قَالَ: يُخْشِعُ الْقَلْبَ وَيَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت علی ﷺ سے کہا گیا کہ آپ اپنی قمیض کو پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دل میں خشوع (عاجزی) پیدا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مومن کو حقیقی پیروی نصیب ہوتی ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اتِّبَاعُ الْهَوٰى، وَطُوْلُ الْأَمَلِ فَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوٰى فَيُضِلُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ. (٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت علی بن ابی طالب ﷺ نے فرمایا: مجھے تم پر جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ خواہشِ (نفسانی) کی پیروی اور لمبی امیدیں باندھنا ہے۔ پس خواہش نفس کی پیروی حق سے (پھیر کر) گمراہ کر دیتی ہے اور لمبی امیدیں باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٩٣۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/٣٣۔

قَالَتْ عَائِشَةُ ﵂: وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عائشہ ﵂ نے فرمایا: کاش میں نسیاً منسیاً (بھولی بسری) ہوتی۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ: قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ: يَا مُغِيْرَةُ، قَدْ يَكُوْنُ مِنَ الرِّجَالِ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ صَلَاةً وَصَوْمًا مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَلٰكِنْ لَمْ أَرَ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ قَطُّ كَانَ أَشَدَّ فَرَقًا مِنْ رَّبِّهٖ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ أَلْقٰى نَفْسَهٗ فِي مَسْجِدِهٖ، فَلَا يَزَالُ يَبْكِي، وَيَدْعُوْ حَتّٰى تَغْلِبَهٗ عَيْنَاهُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ، فَيَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ لَيْلَتَهٗ أَجْمَعَ. (٢)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

امام مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت عبد الملک نے کہا: اے مغیرہ! یقیناً بعض لوگ نماز، روزہ میں عمر بن عبد العزیز سے بڑھ کے ہوں گے، **لیکن میں نے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔** جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو اپنی جائے نماز پر بیٹھ جاتے اور مسلسل روتے اور مناجات کرتے رہتے یہاں تک کہ نیند آپ پر غالب آ جاتی، پھر بیدار ہوتے تو دوبارہ گریہ و زاری شروع کر دیتے اور پوری رات اسی حالتِ اِضطراب میں گزار دیتے۔

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٢٤١

(٢) أخرجه ابن المبارك في الزهد/٢٦٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٦٧/٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥٤٢/١، الرقم/٩٧٧۔

اِسے امام عبد اللہ بن مبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بُنُ مُعَاذٍ: مِسْكِيْنٌ ابْنُ آدَمَ لَوْ خَافَ النَّارَ كَمَا يَخَافُ الْفَقْرَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں کہ بے چارہ انسان اگر آتش دوزخ سے اتنا ڈرتا جتنا افلاس سے ڈرتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاءعلوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ الْقَاسِمِ الْحَكِيْمُ: مَنْ خَافَ شَيْئًا هَرَبَ مِنْهُ وَمَنْ خَافَ اللهَ هَرَبَ إِلَيْهِ. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام ابو القاسم الحکیم کہتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے وہ اس سے دور بھاگتا ہے جبکہ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ اسی کی طرف بھاگتا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاءعلوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ بُنُ عِيَاضٍ: إِذَا قِيْلَ لَکَ هَلْ تَخَافُ اللهَ فَاسْكُتْ فَإِنَّکَ إِنْ قُلْتَ: 'لَا' كَفَرْتَ وَإِنْ قُلْتَ 'نَعَمْ' كَذَبْتَ. (٣)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: جب تم سے کوئی سوال کرے کہ خدا

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٢۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/١٥٦۔

(٣) المرجع نفسه، ٤/١٥٧۔

تعالیٰ سے ڈرتے ہو؟ تو اس کے جواب میں چپ رہو کیونکہ اگر کہو گے ’نہیں‘ تو کفر کے مرتکب ہو جاؤ گے اور اگر کہو گے ’ہاں‘ تو جھوٹے ہو گے (کیوں کہ کوئی بھی خشیتِ الٰہی کا حق ادا نہیں کرسکتا)۔

اسے امام غزالی نے ’اِحیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ: مَنْ خَافَ اللهَ دَلَّهُ الْخَوْفُ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اسے یہ خشیت ہر طرح کی خیر کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اسے امام غزالی نے ’اِحیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ الشِّبْلِيُّ عَنِ الْخَوْفِ فَقَالَ: أَنْ تَخَافَ أَنْ يُّسْلِمَكَ إِلَيْكَ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ابو بکر شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تو اِس سے ڈر کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے حال پر چھوڑ دے (یعنی تمہیں تمہارے نفس کے حوالے کر دے)۔

اسے امام ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الشِّبْلِيُّ: مَا خِفْتُ اللهَ يَوْمًا إِلَّا رَأَيْتُ لَهٗ بَابًا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْعِبْرَةِ مَا رَأَيْتُهٗ قَطُّ. (٣)

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦١۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٥٨۔

(٣) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦١۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام شبلی فرماتے ہیں کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں تو میرے سامنے حکمت و عبرت کا ایک ایسا دروازہ کھل جاتا ہے جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلٌ: لَا تَجِدُ الْخَوْفَ حَتّٰى تَأْكُلَ الْحَلَالَ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام سہل التستری فرماتے ہیں: جب تک تو رزقِ حلال نہ کھائے تجھے خوفِ اِلٰہی نصیب نہیں ہوگا۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ: مَا فَارَقَ الْخَوْفُ قَلْبًا إِلَّا خَرِبَ. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام ابو سلیمان الدارانی فرماتے ہیں کہ جس دل سے خوفِ اِلٰہی نکل جائے وہ دل خراب اور پراگندہ ہو جاتا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ابْنُ دِيْنَارٍ الْجُعْفِيُّ: اِتَّقِ اللهَ فِيْ خَلَوَاتِكَ، وَحَافِظْ عَلٰى أَوْقَاتِ صَلَوَاتِكَ، وَغُضَّ طَرَفَكَ عَنْ لَحَظَاتِكَ، تَكُنْ عِنْدَ اللهِ مُقَرَّبًا فِيْ حَالَاتِكَ. (٣)

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٢۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/١٦٢۔

(٣) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٦٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ابن دینار الجعفی نے فرمایا: اپنی خلوتوں میں اللہ کا خوف رکھو، اپنی نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرو اور نظریں نیچی رکھو (اس کے نتیجہ میں) تم اپنے احوال میں اللہ تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ حَاتِمٌ الْأَصَمُّ: لِكُلِّ شَيْءٍ زِيْنَةٌ، وَزِيْنَةُ الْعِبَادَةِ الْخَوْفُ، وَعَلَامَةُ الْخَوْفِ قَصْرُ الْأَمَلِ. (1)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام حاتم الاصم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور عبادت کی زینت خوفِ الٰہی ہے اور خوف کی علامت خواہشاتِ دنیا کو کم کرنا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيُّ: مَنْ حَمَلَ نَفْسَهُ عَلَى الرَّجَاءِ تَعَطَّلَ، وَمَنْ حَمَلَ نَفْسَهُ عَلَى الْخَوْفِ قَنَطَ وَلٰكِنْ مِنْ هٰذِهٖ مَرَّةً، وَمِنْ هٰذِهٖ مَرَّةً. (2)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو عثمان المغربی نے فرمایا: جس نے اپنے آپ کو (صرف) اُمید پر رکھا، اُس نے عمل چھوڑ دیا اور جس نے خود کو (صرف) خوف پر رکھا وہ مایوس ہوگیا، لیکن انسان کو کبھی رجاء اور کبھی خوف کے ساتھ ہونا چاہیے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

---

(1) القشيري في الرسالة/١٢٧۔

(2) المرجع نفسه، ص/١٣٣۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ: مَنْ خَافَ اللهَ خَافَهُ كُلُّ شَيْءٍ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ حَفْصٍ: اَلْخَوْفُ سَوْطُ اللهِ يُقَوِّمُ بِهِ الشَّارِدِيْنَ عَنْ بَابِهِ. (٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو حفص نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا کوڑا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے در سے بھاگنے والوں کو سیدھا کرتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ بِشْرُ الْحَافِيُّ: اَلْخَوْفُ مَلَكٌ لَا يَسْكُنُ إِلَّا فِيْ قَلْبِ مُتَّقِيٍّ. (٣)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام بشر الحافی نے فرمایا: خوف ایک فرشتہ ہے جو صرف متقی کے دل میں رہتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ شَيْبَانَ: إِذَا سَكَنَ الْخَوْفُ فِي الْقَلْبِ

---

(١) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥٣۔

(٢) القشيري في الرسالة/١٢٥۔

(٣) المرجع نفسه، ص/١٢٧۔

أَحْرَقَ مَوَاضِعَ الشَّهَوَاتِ مِنْهُ، وَطَرَدَ رَغْبَةَ الدُّنْيَا عَنْهُ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابراہیم بن شیبان نے فرمایا: جب خوفِ اِلٰہی دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو اس دل سے خواہشات کے ٹھکانوں کو جلا دیتا ہے اور اس سے دنیا کی رغبت کو نکال دیتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: لَيْسَ الْخَائِفُ الَّذِي يَبْكِي وَيَمْسَحُ عَيْنَيْهِ، إِنَّمَا الْخَائِفُ مَنْ يَتْرُكُ مَا يَخَافُ أَنْ يُعَذَّبَ عَلَيْهِ.(٢)

امام قشیری فرماتے ہیں: خوفِ خدا کا حامل وہ نہیں جو روتا ہو اور اپنی آنکھیں پونچھتا اور صاف کرتا ہو بلکہ خوفِ خدا رکھنے والا وہ شخص ہے جو ہر اُس فعل کو ترک کر دے جس پر اسے عذاب کا ڈر ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: اَلدَّائِرَةُ عَلَى الْخَوْفِ مِنَ اللهِ ﷻ وَالْخَشْيَةِ لَهُ، إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ مِّنْهُ فَلَا أَمْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اللہ ﷻ سے خوف وخشیت کے دائرہ میں رہو (کہ اسی پر راحت و امن کا دارومدار ہے)۔ جب تجھے اللہ تعالیٰ سے خوف نہ ہوگا تو دنیا وآخرت میں تمہیں بالکل امن نصیب نہیں ہوگا۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: يَا غُلَامُ، لَا تَيْأَسْ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ﷻ

(١) القشيري في الرسالة/١٢٨۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٢٦۔

(٣) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٢٨۔

بِمَعْصِيَةٍ ارْتَكَبْتَهَا بَلِ اغْسِلْ نَجَاسَةَ ثَوْبِ دِيْنِکَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ، وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا، وَالْإِخْلَاصِ فِيْهَا، وَطَيِّبْهُ وَبَخِّرْهُ بِطِيْبِ الْمَعْرِفَةِ.(١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اے بیٹے! اپنے کیے ہوئے کسی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے دین کے (پاکیزہ) لباس پر لگی ہوئی (گناہوں کی) نجاست کو توبہ کے پانی سے دھولے اور اس (توبہ) پر ثابت قدمی اور اخلاص اختیار کر اور اس (لباس) کو معرفت کی خوشبو سے پاک ومعطر کر لے۔

قَالَ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ: فَأَخْوَفُ النَّاسِ لِرَبِّهٖ أَعْرَفُهُمْ بِنَفْسِهٖ وَبِرَبِّهٖ.(٢)

امام غزالی فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے رب سے وہی شخص ڈرتا ہے جو اپنے نفس اور اپنے رب کو سب سے زیادہ پہچانتا ہے۔

اَلرَّجَاءُ مِنَ اللهِ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اُمید و رَجا باندھنا﴾

٩/٣٥. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فِيْمَا رَوٰی عَنِ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی أَنَّهٗ

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٧٤۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٥٦۔

٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/١٩٩٤، الرقم/٢٥٧٧، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، ٤/٦٥٦، الرقم/٢٤٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٢، الرقم/٢٩٥٥٧، والبزار في المسند، ٩/٤٤١، الرقم/٤٠٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٩٣، الرقم/١١٢٨٣، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٤٠٥، الرقم/٧٠٨٨۔

قَالَ: يَا عِبَادِي، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّي فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت ابو ذر ﷺ **سے مروی ہے،** وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ ﷻ سے یہ روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا، لٰہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، سو تم مجھ سے ہدایت طلب کیا کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا طلب کیا کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو

سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگا کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کیا کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم کسی نقصان کے مالک نہیں ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم کسی نفع کے مالک نہیں کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے آنے والے اور تمہارے بعد آنے والے اور تمہارے انسان اور جن، تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے آنے والے اور تمہارے بعد آنے والے اور تمہارے انسان اور جن، تم میں سے سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تم سے پہلے آنے والے اور تمہارے بعد آنے والے اور تمہارے انسان اور جن، کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ بھی کم نہیں ہوگا مگر جس قدر سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) سمندر میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے جمع کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا۔ سو جو شخص خیر کو پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے خیر کے سوا کوئی اور چیز (مثلاً آفت یا مصیبت) پہنچے وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کیا کرے۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦/ ١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَکَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللهِ مِنَ

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الرجاء مع الخوف، ٥/٢٣٧٤، الرقم/٦١٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١٠٩، الرقم/٢٧٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، ٥/٥٤٩، الرقم/٣٥٤٢۔

الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا فرمایا تو اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ کر ایک حصہ اپنی ساری مخلوق کے لیے بھیج دیا۔ پس اگر کافر بھی یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو؛ اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں کتنا عذاب ہے تو وہ (کبھی) جہنم سے بے خوف نہ ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٧/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ ِللهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جن و انس اور حیوانات وحشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچا

٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٢١٠٨/٤، الرقم/٢٧٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٤/٢، الرقم/٩٦٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، ١٤٣٥/٢، الرقم/٤٢٩٣، وأبو يعلى في المسند، ٢٥٨/١١، ٣٢٨، الرقم/٦٣٧٢، ٦٤٤٥۔

رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

اسے امام مسلم، احمد، ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٨. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللهُ تعالیٰ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ تعالیٰ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، يَا رَبَّنَا. فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے پہلی بات کیا کرے گا اور مؤمن اسے پہلی بات کیا کہیں گے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنوں سے فرمائے گا: کیا تم مجھ سے ملاقات کرنا پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! ہاں۔ تو وہ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض گزار ہوں گے: (اس لیے کہ) ہم تجھ سے عفو و درگزر اور بخشش کی اُمید رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک میں نے تمہارے لیے اپنی بخشش کو واجب کر دیا ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: قَالَ

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣٨، الرقم/٢٢١٢٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢٥، الرقم/٢٥١۔

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٦٧، الرقم/٢١٥١٠، ٢١٥٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٨، الرقم/٣٥٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٤١٤، الرقم/٢٧٨٨، والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما في المعجم الكبير، ١٢/١٩، الرقم/١٢٣٤٦۔

اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا أُبَالِي. یَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. یَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّکَ لَوْ أَتَیْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَیْئًا لَأَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو کرۂ ارضی کے برابر بھی گناہ لے کر میرے پاس آئے اور مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں تجھے کرۂ ارضی کے برابر بخشش عطا کروں گا۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور دارمی وطبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٠/١٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، فِي هٰذِهِ الْآیَةِ: ﴿الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝﴾ [المؤمنون، ٢٣/٦٠]. **یَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ الَّذِي یَسْرِقُ وَیَزْنِي وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ یَخَافُ اللهَ؟ قَالَ: لَا یَا بِنْتَ أَبِي بَکْرٍ، یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ، وَلٰکِنَّهُ الَّذِي یُصَلِّي وَیَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُ وَهُوَ یَخَافُ اللهَ عزوجل.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٤٠: أخرجه أحمد في المسند، ٦/١٥٩، الرقم/٢٥٣٠٢، وذکره الغزالي في إحیاء علوم الدین، ٤/١٦٢۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قرآن مجید کی اِس آیت کی کیا تفصیل ہے: ﴿الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ○﴾ 'اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نامقبول نہ ہو جائے)○'۔ یا رسول اللہ! کیا اس سے مراد وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے، بدکاری کرتا ہے اور شراب پیتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ کا خوف بھی رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اے بنت ابی بکر! اے بنت صدیق! اس سے مراد وہ شخص ہے جو نماز ادا کرتا ہے، روزے رکھتا ہے اور صدقہ و خیرات کرتا ہے، اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کا خوف بھی رکھتا ہے۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٤١-١٥/٤٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَرْجُو اللهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُوْ وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ **ایک نوجوان** کے پاس تشریف لے گئے، وہ قریب الموت تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم، اللہ تعالیٰ سے (رحمت کی) امید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے ہی موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے مطابق عطا فرماتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہو اس سے اس کو امان دیتا

٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب: (١١)، ٣/٣١١، الرقم/٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم/٤٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٢، الرقم/١٠٩٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤، الرقم/١٠٠١۔

ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٤٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَا مَنَعَکَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ فَإِذَا لَقَّنَ اللهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ. قَالَ: يَا رَبِّ، رَجَوْتُکَ وَفَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن بندے سے سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ اس سے یہ کہا جائے گا کہ تم نے دین کے خلاف کام ہوتے دیکھا تو منع کیوں نہیں کیا؟ (اس سے کوئی جواب نہ بن آئے گا) تو جب اللہ تعالیٰ اسے جواب سکھائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تیری رحمت کی امید رکھی تھی اور لوگوں سے ڈر گیا تھا۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قِيْلَ: خَرَجَ عِيْسٰى ﷺ وَمَعَهُ (إِنْسَانٌ) صَالِحٌ مِنْ صَالِحِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَتَبِعَهُمَا رَجُلٌ خَاطِيءٌ مَشْهُوْرٌ بِالْفِسْقِ فِيْهِمْ، فَقَعَدَ مُنْتَبِذًا عَنْهُمَا مُنْكَسِرًا فَدَعَا اللهَ سُبْحَانَهُ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ،

٤٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب قوله تعالى: ﴿يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم﴾، ٢/١٣٣٠، الرقم/٤٠١٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٤٣، الرقم/١٠٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٩٠، الرقم/٧٥٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠١، الرقم/٩٧٤۔

اغْفِرْ لِيْ، وَدَعَا هٰذَا الصَّالِحُ. وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا تَجْمَعْ غَدًا بَيْنِي وَبَيْنَ ذٰلِكَ الْعَاصِي. فَأَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلٰى عِيْسٰى ﷺ: أَنِّيْ قَدِ اسْتَجَبْتُ دُعَاءَهُمَا، وَرَدَدْتُ ذٰلِكَ الصَّالِحَ، وَغَفَرْتُ لِذٰلِكَ الْمُجْرِمِ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

کہا جاتا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ ﷺ باہر نکلے اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کا ایک نیک آدمی بھی تھا۔ ایک شخص جو فسق و فجور میں مشہور تھا (وہ بھی) ان کے پیچھے ہو لیا اور نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ ان سے الگ ہو کر بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے لگا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ اس نیک آدمی نے بھی دعا مانگی اور عرض کیا: اے اللہ! کل قیامت کے روز مجھے اور اس گنہگار کو اکٹھا نہ کرنا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے ان دونوں کی دعا کو قبول کر لیا ہے۔ نیک کو میں نے ردّ کر دیا ہے اور مجرم کو بخش دیا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: لَوْ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ دَاخِلُوْنَ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ أَجْمَعُوْنَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، لَخِفْتُ أَنْ أَكُوْنَ هُوَ، وَلَوْ نَادٰى مُنَادٍ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ دَاخِلُوْنَ النَّارَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ هُوَ. (٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

---

(١) القشيري في الرسالة/١٣٠۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٣، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/١٥۔

حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی منادی آسمان سے یہ نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے؛ تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ شخص میرے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر منادی یوں نداء دے کہ اے انسانو! تم سب جہنم میں داخل ہو گے سوائے ایک شخص کے؛ تو مجھے اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷺ لِرَجُلٍ أَخْرَجَهُ الْخَوْفُ إِلَى الْقُنُوْطِ لِكَثْرَةِ ذُنُوْبِهٖ: يَا هٰذَا، يَأْسُكَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذُنُوْبِكَ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت علی ﷺ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا جسے اپنے گناہوں کی کثرت کے خوف نے (اللہ کی رحمت سے) نا امید کر دیا تھا: اے فلاں! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونا تیرا سب سے بڑا گناہ ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاءعلوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: إِنَّمَا الْعَالِمُ الَّذِي لَا يُقْنِطُ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى وَلَا يُؤْمِنُهُمْ مِنْ مَكْرِ اللهِ. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ عالم وہ شخص ہے جو لوگوں کو نہ خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور نہ ہی اس کے عذاب سے بے خوف۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاءعلوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٤٥۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/١٤٦۔

وَكَانَ الإِمَامُ الْحَسَنُ يَقُوْلُ: لَوْ لَمْ يُذْنِبِ الْمُؤْمِنُ لَكَانَ يَطِيْرُ فِي مَلَكُوْتِ السَّمَاوَاتِ وَلٰكِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَمَعَهٗ بِالذُّنُوْبِ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے: اگر مومن گناہ نہ کرے تو آسمانوں کی بادشاہتوں میں اڑتا پھرے مگر اللہ تعالیٰ نے گناہوں کے باعث اس کے پَر کو نوچ دیا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ الْحَارِثُ عَنِ الرَّجَاءِ، فَقَالَ: اَلطَّمَعُ فِيْ فَضْلِ اللهِ تَعَالٰی وَرَحْمَتِهٖ، وَصِدْقُ حُسْنِ الظَّنِّ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام حارث سے رجا کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت میں طمع کرنا اور موت کے وقت (اللہ کے بارے میں) حسنِ ظن کا سچا ہونا۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: خَمْسَةُ أَشْيَاءَ لَا يَسْكُنُ فِي الْقَلْبِ مَعَهَا غَيْرُهَا: اَلْخَوْفُ مِنَ اللهِ وَحْدَهٗ، وَالرَّجَاءُ مِنَ اللهِ وَحْدَهٗ، وَالْحُبُّ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ، وَالْحَيَاءُ مِنَ اللهِ وَحْدَهٗ، وَالْأُنْسُ بِاللهِ وَحْدَهٗ. (٣)

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٥٢۔

(٢) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥٩۔

(٣) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/١٢٤-١٢٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام سری سقطی نے فرمایا: پانچ چیزیں دل میں اپنے علاوہ غیر کو نہیں رہنے دیتیں: (۱) صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، (۲) صرف اللہ تعالیٰ سے ہی اُمید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا، (۴) صرف اللہ تعالیٰ سے حیاء رکھنا، اور (۵) صرف اللہ تعالیٰ سے اُنس رکھنا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الثَّوْرِيُّ: مَا أُحِبُّ أَنْ يُجْعَلَ حِسَابِي إِلٰى أَبَوَيَّ لِأَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَرْحَمُ بِي مِنْهُمَا. (۱)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ میرا حساب اگر میرے والدین ہی کے حوالے کیا جائے تب بھی میں اسے (اپنے حق میں) اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے والدین کی نسبت زیادہ رحیم ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: اَلنَّاسُ عَلَى الطَّرِيْقِ مَا لَمْ يَزَلْ عَنْهُمُ الْخَوْفُ، فَإِذَا زَالَ عَنْهُمُ الْخَوْفُ ضَلُّوْا عَنِ الطَّرِيْقِ. (۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذوالنون المصری نے فرمایا: جب تک لوگوں کے (دلوں سے) خوف زائل نہیں ہوتا وہ درست راستہ پر رہتے ہیں جونہی خوف زائل ہوا وہ راستے سے بھٹک گئے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٥٢۔

(۲) القشيري في الرسالة/١٢٧۔

قَالَ الإِمَامُ ذُوْ النُّوْنِ: اَلْخَوْفُ رَقِيْبُ الْعَمَلِ، وَالرَّجَاءُ شَفِيْعُ الْمِحَنِ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور امید آزمائشوں میں سہارا ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُوْ النُّوْنِ: مَنْ خَافَ اللهَ تَعَالٰى ذَابَ قَلْبُهُ وَاشْتَدَّ حُبُّهُ. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام ذو النون المصری فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کی محبت شدید ہو جاتی ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ: دَخَلْنَا عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِي الْعَشِيَّةِ الَّتِي قُبِضَ فِيْهَا فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِلَّا أَنَّكُمْ سَتُعَايِنُوْنَ مِنْ عَفْوِ اللهِ مَا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِي حِسَابٍ ثُمَّ مَا بَرِحْنَا حَتّٰى أَغْمَضْنَاهُ. (٣)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

---

(١) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٢٤۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٢۔

(٣) المرجع نفسه، ٤/١٥٣۔

امام بکر بن سلیم الصواف فرماتے ہیں کہ ہم مالک بن انس کے پاس گئے جس رات ان کا انتقال ہوا۔ ہم نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو کیا جواب دوں، مگر عنقریب تم اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اتنا دیکھو گے جس کا تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ پھر ہم وہاں ہی تھے کہ (آپ کا انتقال ہوگیا اور) آپ کی آنکھیں ہم نے ہی بند کیں۔

اِسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ فِي مُنَاجَاتِهِ: يَكَادُ رَجَائِي لَکَ مِنَ الذُّنُوْبِ يَغْلِبُ رَجَائِي إِلَيْکَ مَعَ الْأَعْمَالِ، لِأَنِّي أَعْتَمِدُ فِي الْأَعْمَالِ عَلَى الإِخْلَاصِ وَكَيْفَ أُحْرِزُهَا وَأَنَا بِالْآفَةِ مَعْرُوْفٌ وَأَجِدُنِي فِي الذُّنُوْبِ أَعْتَمِدُ عَلٰى عَفْوِکَ وَكَيْفَ لَا تَغْفِرُهَا وَأَنْتَ بِالْجُوْدِ مَوْصُوْفٌ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی اپنی مناجات میں کہتے ہیں کہ اپنے گناہوں کے باوجود مجھے تیری ذات سے جو اُمیدِ مغفرت وابستہ ہے وہ اس امید سے کہیں بڑھ کر ہے جو اعمال کے ساتھ تجھ سے وابستہ ہے؛ کیوں کہ اَعمال پر اعتماد اور ان کی قبولیت کا اِنحصار اخلاص پر ہے۔ میرے پاس اخلاص کہاں سے آئے! میں تو خود آفتوں میں مشہور ہوں۔ جبکہ اپنے گناہوں کے معاملے میں مجھے تیرے عفو پر اعتماد ہے۔ تو میرے گناہ کیوں کر معاف نہیں فرمائے گا جبکہ تیری ذاتِ مبارکہ کی صفت ہی جود و کرم ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٥٣۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: مِنْ أَعْظَمِ الْاِغْتِرَارِ عِنْدِي التَّمَادِيْ فِي الذُّنُوْبِ مَعَ رَجَاءِ الْعَفْوِ مِنْ غَيْرِ نَدَامَةٍ، وَتَوَقُّعِ الْقُرْبِ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بِغَيْرِ طَاعَةٍ، وَانْتِظَارِ زَرْعِ الْجَنَّةِ بِبَذْرِ النَّارِ وَطَلَبِ دَارِ الْمُطِيْعِيْنَ بِالْمَعَاصِي وَانْتِظَارِ الْجَزَاءِ بِغَيْرِ عَمَلٍ. (١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ بخشش کی توقع پر ندامت کے بغیر گناہ کیے جائیں اور اِطاعتِ اِلٰہی کے بغیر قربِ الٰہی کی توقع رکھی جائے؛ اور (اَعمالِ بد کے ذریعے) آگ کا بیج بو کر جنت کا انتظار کیا جائے؛ اور گناہوں کے بدلے طاعت گزاروں کے مقام کی خواہش رکھی جائے اور عمل کیے بغیر اَجر وثواب کی آرزو کی جائے۔

اسے امام غزالی نے ’اِحیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجُنَيْدُ: إِنْ بَدَتْ عَيْنٌ مِنَ الْكَرَمِ أَلْحَقَتِ الْمُسِيْئِيْنَ بِالْمُحْسِنِيْنَ. (٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ اگر (رب تعالیٰ کی) نظرِ کرم ہوگئی تو خطا کاروں کو نیکوں سے ملا دے گی۔

اسے امام غزالی نے ’اِحیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ الشِّبْلِيُّ عَنِ الرَّجَاءِ فَقَالَ: تَرْجُوْ أَلَّا

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٤٤۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/١٥٢۔

يَقْطَعَ بِکَ دَوْنَهٗ.[١]

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ابو بکر شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: بندے کا یہ اُمید رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اپنا تعلق (کسی صورت) منقطع نہیں فرمائے گا۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٥٨-٣٥٩۔

بَابٌ فِي طَاعَتِهٖ تَعَالٰی وَالتَّجَنُّبِ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ

﴿اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) قُلْ اَطِيْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ○

(آل عمران، ٣/٣٢)

آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا○

(٢) وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (آل عمران، ٣/١٣٢)

اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے○

(٣) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا○ (النساء، ٤/٥٩)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اوراپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے○

(٤) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا○ (النساء، ٤/٨٠)

جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے

روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا○

(٥) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْآ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ (المائدة، ٥/ ٩٢)

اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت سے) بچتے رہو، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول (ﷺ) پر صرف (اَحکام کا) واضح طور پر پہنچا دینا ہی ہے (اور وہ یہ فریضہ ادا فرما چکے ہیں)○

(٦) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ○ (الأنفال، ٨/ ٢٠)

اے ایمان والو! تم اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس سے رُوگردانی مت کرو حالاں کہ تم سن رہے ہو○

(٧) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○ (الأنفال، ٨/ ٤٦)

اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے○

(٨) قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ (النور، ٢٤/ ٥٤)

فرما دیجئے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ

گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔

(۹) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

(الأحزاب، ٣٣/٣٦)

اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک گیا۔

(۱۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔

(محمد، ٤٧/٣٣)

اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اور اپنے اعمال برباد مت کرو۔

(۱۱) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا۔

(الفتح، ٤٨/١٧)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرما دے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

(۱۲) وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

(الحشر، ٥٩/٧)

اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی رسول ﷺ کی تقسیم و عطا پر کبھی

زبانِ طعن نہ کھولو)، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہےo

(١٣) وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُo (التغابن، ٦٤/١٢)

اور تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے رُوگردانی کی تو (یاد رکھو) ہمارے رسول (ﷺ) کے ذمّہ صرف واضح طور پر (احکام کو) پہنچا دینا ہےo

اَلْحَدِيْث

٤٣/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٤/٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ،

٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالى: أَطِيْعُوا اللّٰه وَأَطِيْعُوا الرَّسُول...، ٦/٢٦١١، الرقم/٦٧١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها في المعصية، ٣/١٤٦٦، الرقم/١٨٣٥، والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب الترغيب في طاعة الإمام، ٧/١٥٤، الرقم/٤١٩٣۔

٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بِسُنَنِ رسول اللهﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم/٦٨٥٢۔

فَقَالُوا: ...... فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے، تو اُن میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: ...... حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ لوگوں کے مابین وجہِ امتیاز ہیں۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٣. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور اس چیز کی مثال جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، اُس آدمی جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے بچشم خود ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں اُس سے

٤٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصي، ٥/٢٣٧٨، الرقم/٦١١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ، ٤/١٧٨٨، الرقم/٢٢٨٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٩٤، الرقم/٧٣١٠، وابن حبان في الصحيح، ١/١٧٦، الرقم/٣۔

ڈراتا ہوں، لٰہذا اپنے آپ کو بچا لو، اپنے آپ کو بچا لو۔ پس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کسی محفوظ مقام کی طرف چلے گئے، یوں انہوں نے نجات پا لی۔ دوسرے گروہ نے اُسے جھٹلایا تو صبح سویرے وہ لشکر جرار اُن پر ٹوٹ پڑا اور اُن سب کو تہہ و بالا کر دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٦/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ، صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

اِسے امام مسلم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٤٧–٤٨/٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَأَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِکَ، ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ، قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ، قَلَّ

٤٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، ٤/٢٠٤٥، الرقم/٢٦٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٧، الرقم/٣٤٨۔

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢، الرقم/٢٢٢٢١، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/٥٧٥، الرقم/٢٣٤٧، والحميدي في المسند، ٢/٤٠٤، الرقم/٩٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٣، الرقم/٧٨٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٣، الرقم/١٠٣٥٧، وابن الدرهم في الزهد وصفة الزاهدين، ١/٥٩، الرقم/١٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٧٠، الرقم/٤٤٥٣۔

تُرَاثُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحُمَيْدِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ مومن ہے جو قلتِ مال (کی وجہ سے) ہلکے بوجھ والا ہو، نماز سے لطف لینے والا، اپنے رب کا بہترین عبادت گزار ہو، خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں سے مخفی ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اسے حسبِ ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر بھی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں زمین پر مارتے ہوئے فرمایا: اس کی موت جلد واقع ہوگی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔

اسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، حمیدی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(٤٨) وَفِي رِوَايَةِ ثَوْبَانَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انسان اپنے حصے کے رزق سے اپنے گناہوں کے سبب محروم ہو جاتا ہے۔

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْهِجْرَةِ

٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، ٢٨٠، الرقم/٢٢٤٤٠، ٢٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العقوبات، ٢/١٣٣٤، الرقم/٤٠٢٢، وأبو يعلى في المعجم، ١/٢٣١، الرقم/٢٨٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥٣، الرقم/٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠٠، الرقم/١٤٤٢۔

٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٩، ١٩١، الرقم/٦٤٨٧، ٦٧٩٢، ←

أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّکَ ﷻ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سی ہجرت افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس شے کو چھوڑ دو جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔

اِسے امام احمد، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧/٥٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهٖ: اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِکَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: بہت کم ایسا ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے: اَللّٰهُمَّ، اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِکَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ (اے اللہ! ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہم تیری جنت میں داخل ہو جائیں)۔

اِسے امام ترمذی، ابن مبارک اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

.... والنسائي في السنن، كتاب البيعة، باب هجرة البادي، ١٤٤/٧، الرقم/٤١٦٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤٢٥/٤، الرقم/٧٧٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٥٧٩/١١، الرقم/٥١٧٦۔

٥٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٨٠)، ٥٢٨/٥، الرقم/٣٥٠٢، وابن المبارك في الزهد، ١٤٤/١، الرقم/٤٣١، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٢٠٠/٤، الرقم/٦١٦۔

٥١ / ٨. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَكُوْنُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ: أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوْا رُسُلِي وَاتَّبَعُوْا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ. قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالٰى فِي قَوْلِهِمْ: أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهٰذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ: رَبِّ، وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرْ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللهُ تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلّٰى لَهُمْ شَيْءٌ، لَوْلَا أَنَّهُ قَضٰى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

حضرت حذیفہ ﷺ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو، یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف وکرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے ربّ! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو، یہ یوم المزید ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بیک آواز کہیں گے: اے ربّ! ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پردے اُٹھا دے گا اور ان

٥١: أخرجه البزار في المسند، ٧/٢٨٨، الرقم/٢٨٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١١، الرقم/٥٧٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢٢.

کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہو گی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ (اس نور اور تجلّی سے) نہیں جلیں گے تو وہ اس کے نور کے پرتو سے جل بھی جاتے، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہو جائے گا۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ﴾ [آل عمران، ٣/١٠٢] **قَالَ: أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُذْكَرُ فَلَا يُنْسٰى.** (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان **﴿اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ﴾** کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اسے (ہر گھڑی) یاد کیا جائے اور کبھی بھی بھلایا نہ جائے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابن مبارک اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

كَتَبَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ ﷺ إِلٰى سَلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ ﷺ: فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللهِ أَحَبَّهُ اللهُ وَإِذَا أَحَبَّهُ اللهُ حَبَّبَهُ إِلٰى خَلْقِهٖ وَإِذَا عَمِلَ بِمَعْصِيَةِ اللهِ أَبْغَضَهُ اللهُ فَإِذَا أَبْغَضَهُ بَغَّضَهُ إِلٰى خَلْقِهٖ. (٢)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٦، الرقم/٣٤٥٥٣، وابن المبارك في الزهد، ١/٨، الرقم/٢٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٣٨-٢٣٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٣٣، الرقم/٢٦٧٩۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٩٧۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے، تو اسے اپنی مخلوق کے ہاں بھی محبوب بنا دیتا ہے، اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور جب اسے ناپسند کرتا ہے تو اسے مخلوق کے ہاں بھی ناپسند بنا دیتا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: اَلْخَشْيَةُ أَنْ تَخْشَى اللهَ حَتّٰى تَحُوْلَ خَشْيَتُهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَعْصِيَتِهِ، فَتِلْكَ الْخَشْيَةُ، وَالذِّكْرُ طَاعَةُ اللهِ، وَمَنْ أَطَاعَ اللهَ فَقَدْ ذَكَرَهُ، وَمَنْ لَّمْ يُطِعِ اللهَ فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ وَإِنْ أَكْثَرَ التَّسْبِيْحَ وَتِلَاوَةَ الْكِتَابِ.(1)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: خشیت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے یہاں تک کہ اس کی خشیت تیرے اور اس کی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔ حقیقی ذکر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے یقیناً وہ اس کا ذکر کرتا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کی وہ ذاکر نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ تسبیح اور تلاوت کلامِ پاک کی کثرت ہی کیوں نہ کرے۔

اِسے امام عبد اللہ بن مبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الشَّعْبِيُّ: يَطَّلِعُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلٰى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: مَا أَدْخَلَكُمُ النَّارَ؟ وَإِنَّمَا أَدْخَلَنَا اللهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ بِفَضْلِ تَأْدِيْبِكُمْ وَتَعْلِيْمِكُمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ

(1) أخرجه ابن المبارك في الزهد/٤٦٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٧٨۔

بِالْخَيْرِ وَلَا نَفْعَلُهُ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

امام شعبی نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے کچھ لوگ اہلِ دوزخ پر جھانک کر انہیں کہیں گے: تمہیں کس چیز نے آگ میں داخل کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ادب و علم سکھانے کی وجہ سے ہمیں جنت میں داخل کیا ہے؟ تو وہ کہیں گے: بے شک ہم (دوسروں کو تو) بھلائی کا حکم دیتے تھے لیکن خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔

اِسے امام عبد اللہ بن مبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مَعْرُوْفٌ الْكَرْخِيُّ: عَلَامَةُ مَقْتِ اللهِ الْعَبْدَ أَنْ تَرَاهُ مُشْتَغِلًا بِمَا لَا يَعْنِيهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام معروف کرخی نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی کسی بندے سے ناراضگی کی علامت یہ ہے کہ تو اُس (بندے) کو اپنے نفس کے لایعنی اور بے فائدہ کاموں میں مشغول و مصروف دیکھے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مَعْرُوْفٌ الْكَرْخِيُّ: قُلُوْبُ الطَّاهِرِيْنَ تُشْرَحُ بِالتَّقْوٰى، وَتَزْهُوْ بِالْبِرِّ، وَقُلُوْبُ الْفُجَّارِ تُظْلِمُ بِالْفُجُوْرِ، وَتَعْمٰى بِسُوْءِ النِّيَّةِ. (٣)

---

(١) أخرجه ابن المبارك في الزهد/٢١، الرقم/٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٩٩، الرقم/١٨٥٠، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٧، وابن السري في الزهد، ٢/٤٣٩۔

(٢) السّلمي في طبقات الصّوفية/٨٩۔

(٣) المرجع نفسه، ص/٩٠۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام معروف کرخی نے فرمایا ہے: پاک باز لوگوں کے دل تقویٰ کے ذریعے کشادہ کردیے جاتے ہیں اور نیکی سے جگمگا رہے ہوتے ہیں اور نافرمانوں کے دل گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو جاتے ہیں اور بری نیت کے باعث اندھے ہو جاتے ہیں۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ بِشْرٌ الْحَافِيُّ: إِنْ لَمْ تُطِعْ فَلَا تَعْصِ. (۱)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام بشر حافی کا فرمان ہے: اگر تو اطاعت نہیں کرسکتا تو نافرمانی بھی نہ کر۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ شَقِيْقٌ: جَعَلَ اللهُ أَهْلَ طَاعَتِهِ أَحْيَاءً فِي مَمَاتِهِمْ، وَأَهْلَ الْمَعَاصِي أَمْوَاتاً فِيْ حَيَاتِهِمْ. (۲)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام شقیق بلخی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ رکھا ہوا ہے اور نافرمانوں کو ان کی زندگی میں ہی مُردہ بنا دیا ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ حَاتِمٌ الْأَصَمُّ: أَصْلُ الطَّاعَةِ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ: اَلْخَوْفُ، وَالرَّجَاءُ، وَالْحُبُّ. وَأَصْلُ الْمَعْصِيَةِ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ:

---

(۱) السُّلمي في طبقات الصّوفيه/٤٥۔

(۲) المرجع نفسه، ص/٦٦۔

الْكِبْرُ، وَالْحِرْصُ، وَالْحَسَدُ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام حاتم الاصم نے فرمایا: اطاعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے: خوف، امید اور محبت۔ اور معصیت و نافرمانی کی بنیاد بھی تین چیزوں پر ہے: غرور، لالچ اور حسد۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ حَفْصٍ: اَلْفَقِيْرُ الصَّادِقُ الَّذِي يَكُوْنُ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ بِحُكْمِهٖ، فَإِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ وَارِدٌ يَشْغَلُهُ عَنْ حُكْمِ وَقْتِهٖ، يَسْتَوْحِشُ مِنْهُ وَيَنْفِيْهِ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو حفص نے فرمایا: سچا فقیر وہ ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اَحکام کا پابند ہوتا ہے۔ جب اس پر کوئی (استغراقی) کیفیت وارد ہوتی ہے تو اس وقتی حکم کو وہ بھول جاتا ہے اور اس سے وحشت زدہ اور دور ہو جاتا ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ ابْنُ عَلِيَّانَ: مَا عَلَامَةُ رِضَا اللهِ عَنِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: نِشَاطُهُ فِيْ الطَّاعَاتِ، وَتَثَاقُلُهُ عَنِ الْمَعَاصِيْ.(٣)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابن علیان سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے رضامندی کی

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٩٥۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١١٧۔

(٣) المرجع نفسه، ص/٤١٨۔

علامت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نیک اعمال کرنے میں اس کو راحت وخوشی ملے اور گناہوں سے اس کی طبیعت بوجھل ہو جائے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا عَصَانِي مَنْ يَعْرِفُنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُنِي. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام فضیل بن عیاض نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب وہ شخص میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر ایسے شخص کو مسلط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: أَعْقَلُ النَّاسِ مَنْ أَطَاعَ اللهَ تَعَالَى وَأَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ عَصَاهُ. (٢)

امام عبد القادر جیلانی نے فرمایا: سب سے عقل مند وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جس نے اس کی نافرمانی کی۔

عَنِ الإِمَامِ سَعْدَانَ قَالَ: أَمَرَ قَوْمٌ امْرَأَةً ذَاتَ جَمَالٍ بَارِعٍ أَنْ تَتَعَرَّضَ لِلرَّبِيْعِ بْنِ خَيْثَمٍ لَعَلَّهَا تَفْتِنُهُ وَجَعَلُوْا لَهَا إِنْ فَعَلَتِ ذٰلِکَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَبَسَتْ أَحْسَنَ مَا قَدَرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٩١، وابن أبي الدنيا في العقوبات/٣٥، الرقم/٣٣۔

(٢) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٢٤۔

وَتَطَيَّبَتْ بِأَطْيَبِ مَا قَدَرَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لَهُ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَرَاعَهُ أَمْرُهَا فَأَقْبَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ سَافِرَةٌ. فَقَالَ لَهَا الرَّبِيْعُ: كَيْفَ بِكِ لَوْ قَدْ نَزَلَتِ الْحُمّٰى بِجِسْمِكِ فَغَيَّرَتْ مَا أَرٰى مِنْ لَوْنِكِ وَبَهْجَتِكِ أَمْ كَيْفَ بِكِ لَوْ قَدْ نَزَلَ بِكِ مَلَكُ الْمُوْتِ فَقَطَعَ مِنْكِ حَبْلَ الْوَتِيْنِ أَمْ كَيْفَ بِكِ لَوْ سَأَلَكِ مُنْكِرٌ وَنَكِيْرٌ؟ فَصَرَخَتْ صَرْخَةً فَسَقَطَتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَوَاللهِ، لَقَدْ أَفَاقَتْ وَبَلَغَتْ مِنْ عِبَادَةِ رَبِّهَا مَا أَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَ مَاتَتْ كَأَنَّهَا جِذْعٌ مُحْتَرَقٌ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام سعدان بیان کرتے ہیں کہ کچھ (فتنہ پرور) لوگوں نے ایک صاحبِ حسن و جمال خاتون کو اکسایا کہ وہ امام ربیع بن خثیم کے سامنے (سج دھج کے) آئے، تاکہ وہ انہیں فتنہ میں مبتلا کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ایسا کر دیا تو تمہارے لیے ایک ہزار درہم بطور انعام ہوں گے۔ پس خوبصورت ترین لباس جو اس کے بس میں تھا زیبِ تن کیا اور جتنی عمدہ خوشبو اپنے بدن پر لگا سکتی تھی، لگالی۔ پھر جب امام ربیع مسجد سے باہر نکلے تو نہایت بے باکی سے ان کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ امام ربیع نے اسے دیکھا تو انہیں اس کے اس فعل نے نہایت پریشان کر دیا۔ اس نے خود کو ان پر گرانا چاہا درآنحالیکہ وہ بے پردہ بھی تھی۔ امام ربیع نے اسے کہا: اگر بخار تمہارے جسم کو لاحق ہو جائے اور تمہاری اس سرخ رنگت اور ہشاشت و بشاشت کو ختم کر دے تو تمہارا حال کیا ہوگا؟ یا اگر ملک الموت تجھ پر نازل ہو جائے اور تمہاری شہ رگ کاٹ دے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ یا جب قبر میں منکر نکیر تم سے سوال کریں گے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ (تم انہیں کیا جواب دو گی؟) (یہ سب سن کر) اس نے (خوفِ الٰہی سے) ایک

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٦٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١٩١/٣۔

زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ اللہ کی قسم! اسے افاقہ ہوا (تو اس کی حالت بدل چکی تھی)۔ پھر اپنے رب کی عبادت اور اِطاعت میں اُس اَعلیٰ مقام تک پہنچی کہ جس دن فوت ہوئی تو وہ (خوفِ اِلٰہی سے) کھجور کے جلے ہوئے تنے کی طرح ہو چکی تھی۔

اسے امام ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں بیان کیا ہے۔

بَابٌ فِي الْيَقِيْنِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے اور اُس پر توکل کرنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ط تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ط قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَo (البقرة، ٢/١١٨)

اور جو لوگ علم نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں فرماتا یا ہمارے پاس (براہِ راست) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی انہی جیسی بات کہی تھی، ان (سب) لوگوں کے دل آپس میں ایک جیسے ہیں، بے شک ہم نے یقین والوں کے لیے نشانیاں خوب واضح کر دی ہیںo

(٢) وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ م بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللهُ اِلَيْكَ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَo اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ط وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَo (المائدة، ٥/٤٩-٥٠)

اور (اے حبیب! ہم نے یہ حکم کیا ہے کہ) آپ ان کے درمیان اس (فرمان) کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور آپ ان سے بچتے رہیں کہیں وہ آپ کو ان بعض (احکام) سے جو اللہ نے آپ کی طرف نازل فرمائے ہیں پھیر (نہ) دیں، پھر اگر وہ (آپ کے فیصلہ سے) روگردانی کریں تو آپ جان لیں کہ بس اللہ ان کے بعض گناہوں کے باعث انہیں سزا دینا چاہتا ہے، اور لوگوں میں سے اکثر نافرمان (ہوتے) ہیںo کیا یہ لوگ (زمانۂ) جاہلیت کا قانون چاہتے ہیں، اور یقین رکھنے والی قوم کے لیے حکم

(دینے) میں اللہ سے بہتر کون ہوسکتا ہےo

(۳) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَo وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُo (الحجر، ۱۵/ ۹۸-۹۹)

سو آپ حمد کے ساتھ اپنے رب کی تسبیح کیا کریں اور سجود کرنے والوں میں (شامل) رہا کریںo اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو (آپکی شان کے لائق) مقامِ یقین مل جائے (یعنی انشراحِ کامل نصیب ہو جائے یا لمحہ وصالِ حق)o

(٤) اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَo وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَo (الجاثیة، ٤٥/ ۳-٤)

بے شک آسمانوں اور زمین میں یقیناً مومنوں کے لیے نشانیاں ہیںo اور تمہاری (اپنی) پیدائش میں اور اُن جانوروں میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے، یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیںo

(٥) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللهِ ط اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَo اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ج وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ م بَعْدِهٖ ط وَعَلَی اللهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَo (آل عمران، ۳/ ۱٥۹-۱٦۰)

(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo اگر اللہ تمہاری مدد فرمائے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں بے سہارا

چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے؟ اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیےo

(٦) وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ط وَاللهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ط وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيْلًاo (النساء، ٤/ ٨١)

اور (ان منافقوں کا یہ حال ہے کہ آپ کے سامنے) کہتے ہیں کہ (ہم نے آپ کا حکم) مان لیا، پھر وہ آپ کے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کی کہی ہوئی بات کے برعکس رات کو رائے زنی (اور سازشی مشورے) کرتا ہے، اور اللہ (وہ سب کچھ) لکھ رہا ہے جو وہ رات بھر منصوبے بناتے ہیں۔ پس (اے محبوب!) آپ ان سے رُخِ انور پھیر لیجیے اوراللہ پر بھروسہ رکھیئے اوراللہ کافی کارساز ہےo

(٧) قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ج فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ج وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo

(المائدة، ٥/ ٢٣)

ان (چند) لوگوں میں سے جو (اللہ سے) ڈرتے تھے دو (ایسے) شخص بول اٹھے جن پر اللہ نے انعام فرمایا تھا (اپنی قوم سے کہنے لگے:) تم ان لوگوں پر (بلا خوف حملہ کرتے ہوئے شہر کے) دروازے سے داخل ہو جاؤ، سو جب تم اس (دروازے) میں داخل ہو جاؤ گے تو یقیناً تم غالب ہو جاؤ گے، اور اللہ ہی پر توکل کرو بشرطیکہ تم ایمان والے ہوo

(٨) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌo (الأنفال، ٨/ ٤٩)

جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے تو (اللہ اس کے جملہ امور کا کفیل ہو جاتا ہے) بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہےo

(٩) وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

مُّسْلِمِيْنَo فَقَالُوْا عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا ج رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَo

(يونس، ۱۰/۸٤-۸۵)

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر توکل کرو، اگر تم (واقعی) مسلمان ہوo تو انہوں نے عرض کیا: ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا ہے اے ہمارے رب! تو ہمیں ظالم لوگوں کے لیے نشانۂ ستم نہ بناo

(۱۰) وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ م بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ ط اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ج وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَo (يوسف، ۱۲/٦۷)

اور فرمایا: اے میرے بیٹو! (شہر میں) ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے (تقسیم ہو کر) داخل ہونا، اور میں تمہیں اللہ (کے امر) سے کچھ نہیں بچا سکتا کہ حکم (تقدیر) صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیےo

(۱۱) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ ط وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَo وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا ط وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ط وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَo (إبراهيم، ۱٤/۱۱-۱۲)

ان کے رسولوں نے ان سے کہا: اگرچہ ہم (نفسِ بشریت میں) تمہاری طرح انسان ہی ہیں لیکن (اس فرق پر بھی غور کرو کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے (پھر برابری کیسی؟) اور (رہ گئی روشن دلیل کی بات) یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی دلیل لے آئیں، اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیےo اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں درآنحالیکہ اسی نے ہمیں (ہدایت و کامیابی کی) راہیں دکھائی ہیں، اور ہم ضرور تمہاری اذیت رسانیوں پر صبر کریں گے اور اہلِ توکل کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیےo

(۱۲) وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُo

(الحج، ۲۲/ ۷۸)

اور اللہ (کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہی تمہارا مدد گار (و کارساز) ہے، پس وہ کتنا اچھا کارساز (ہے) اور کتنا اچھا مدد گار ہےo

(۱۳) وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ. (الفرقان، ۲۵/ ۵۸)

اور آپ اس (ہمیشہ) زندہ رہنے والے (رب) پر بھروسہ کیجئے جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے۔

(۱٤) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًاo (الأحزاب، ۳۳/ ۳)

اور اللہ پر بھروسہ (جاری) رکھئے اور اللہ ہی کارساز کافی ہےo

(۱۵) وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ط عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَo (الزمر، ۳۹/ ۳۸)

اور اگر آپ اُن سے دریافت فرمائیں کہ آسمانوں اور زمین کو کِس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے، آپ فرما دیجیے: بھلا یہ بتاؤ کہ جن بتوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ (بُت) اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو دُور کر سکتے ہیں یا وہ مجھے رحمت سے نوازنا چاہے تو کیا وہ (بُت) اس کی (بھیجی ہوئی) رحمت کو روک سکتے ہیں، فرما دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے، اسی پر توکل کرنے والے بھروسہ کرتے ہیںo

(۱٦) وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُo (الشورٰى، ٤۲/ ۱۰)

اور تم جس اَمر میں اختلاف کرتے ہو تو اُس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف (سے) ہو گا، یہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اِسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں○

(١٧) وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ○ (الذاريات، ٥١/٢٢)

اور آسمان میں تمہارا رِزق (بھی) ہے اور وہ (سب کچھ بھی) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے○

(١٨) اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ط وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ○ (التغابن، ٦٤/١٣)

اللہ (ہی معبود) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے○

(١٩) وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. (الطلاق، ٦٥/٣)

اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ (اللہ) اسے کافی ہے۔

(٢٠) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلاً○ (المزمل، ٧٣/٩)

وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، سو اُسی کو (اپنا) کارساز بنا لیں○

اَلْحَدِيْث

٥٢/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ، وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ

٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوات ذات الرقاع، ٤/١٥١٦، الرقم/٣٩٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توكله ←

وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجِئْنَا، فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاخْتَرَطَ سَيْفِي، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي، مُخْتَرِطٌ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اَللهُ، فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ، فَهُوَ هٰذَا. قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ نجد میں شریک ہوئے۔ جب قیلولہ کا وقت ہوگیا تو ہم ایک وادی میں پہنچے جہاں کانٹے دار درختوں کی بہتات تھی۔ آپ ﷺ ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوگئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سائے کی تلاش میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اتار لی۔ جب میں بیدار ہوا تو یہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے تلوار سونت کر کہا: اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ (اس نے یہ جواب سن کر) تلوار کو نیام میں رکھا، پھر (یہاں) بیٹھ گیا، (اب) یہ سامنے موجود ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس اقدام پر بھی) کوئی سزا نہیں دی (حالانکہ وہ مکمل طور پر آپ ﷺ کی دست رس میں تھا)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... على الله وعصمة الله له من الناس، ٤/١٧٨٦، الرقم/٨٤٣، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣١٣، الرقم/١٧٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٣٨، الرقم/٢٨٨٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٥٣، الرقم/٩١١٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٣١، الرقم/٣٣٢٢۔

٢/٥٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ (غیر شرعی) جھاڑ پھونک کرتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں بلکہ صرف اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٥٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ

٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقائق، باب ومن يتوكّل على الله فهو حسبه، ٥/٢٣٧٥، الرقم/٦١٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٨، الرقم/٢١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧، الرقم/٦٠٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٣، الرقم/٩٦٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٨/١٨٣، الرقم/٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢١، الرقم/٨٧٢١۔

٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم/٦١٧٥-٦١٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم/٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم/٢٤٤٨، ٣٨١٩، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (١٦) منه، ٤/٦٣١، الرقم/٢٤٤٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٧٨، الرقم/٧٦٠٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٢٢، ٤٣٠، الرقم/٢٨٠٧، ٢٨٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٠٨، الرقم/١٩٥١٩۔

النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هٰٓؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ: هٰٓؤُلَاءِ أُمَّتُکَ وَهٰٓؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: کَانُوْا لَا يَکْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (سابقہ) اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک کرکے اپنی امتوں کے ساتھ نبی گزرنے لگے، ایک نبی ایسے بھی گزرے کہ اُن کے ساتھ چند اُمتی تھے۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک نبی صرف تنہا گزرے۔ پھر میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت بھی نظر آئی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمت ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ نہیں بلکہ آپ اُفق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی اُمت یہ ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کے لیے نہ حساب ہے اور نہ عذاب (یعنی بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کیے جائیں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (انہیں یہ اعزاز) کس وجہ سے (حاصل ہوا)؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، بدشگونی نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا

کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٥/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا، وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس (کے اثراتِ بد) کو توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٦/٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣٨، الرقم/٤١٧١، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في الطيرة، ٤/١٦٠، الرقم/١٦١٤، والبزار في المسند، ٥/٢٣٠، الرقم/١٨٤٠، والحاكم في المستدرك، ١/٦٥، الرقم/٤٤، والشاشي في المسند، ٢/١٢٠، الرقم/٦٥١، وابن الجعد في المسند، ١/٨٦، الرقم/٤٨٨۔

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠، الرقم/٢٠٥، ٣٧٠، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في التوكل على الله، ٤/٥٧٣، الرقم/٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، ٢/١٣٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١/٢١٢، الرقم/٢٤٧، والبزار في المسند، ١/٤٧٦، الرقم/٣٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٥٤، الرقم/٧٨٩٤، والطيالسي في المسند، ١/١١، الرقم/٥١، ١٣٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢، الرقم/١٠۔

تَوَكَّلُوْنَ عَلَی اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰی. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

اِسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥٧-٦/٥٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَی اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ: يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَتَتَنَحّٰی لَهُ الشَّيَاطِيْنُ، فَيَقُوْلُ لَهٗ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو یہ کلمات پڑھے: **بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَی اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ** (اللہ کے نام کے ساتھ (میں نے آغاز کیا)، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے

٥٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء فمن دخل بيته ما يقول، ٤/٣٢٥، الرقم/٥٠٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٦، الرقم/٢٩٢٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٠٤، الرقم/٨٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٧٢، الرقم/١٥٣٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٩٠، الرقم/٢٣٧٥۔

ساتھ)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت دی گئی، تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے (گمراہی سے) بچا لیا گیا۔ سو شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ پھر دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تو اس آدمی کا کیا بگاڑ سکے گا جس کو ہدایت دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کی گئی اور جس کو بچا لیا گیا۔

اِسے امام ابو داود، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٥٨) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ، أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھ کر توکل کرو۔

اِسے امام ترمذی، ابن حبان اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

(٥٩) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتٰى

٥٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب (٦٠)، ٤/٦٦٨، الرقم/٢٥١٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٥١٠، الرقم/٧٣١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٢١٥، الرقم/٩٧٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦٣٣، الرقم/٢٥٤٩۔

٥٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في شأن الصور، ٤/٦٢٠، الرقم/٢٤٣١، ونعيم بن حماد في كتاب الفتن، ٢/٦٣٦، الرقم/١٧٧٨، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٦٨۔

يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ، فَكَأَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَمَّادٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوشی کا اظہار کروں حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ سے لگا رکھا ہے اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اُسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ اَمرِ اِلٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے اُسے پھونک مار دے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم کہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیا ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن حماد نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٦٠-٧/٦٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ، وَأَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

٦٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢٧، الرقم/١٠٨٤٤، والديلمي عن معاوية بن حيدة في مسند الفردوس، ٤/٢٨٩، الرقم/٦٨٥٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٢١، الرقم/٥٠٦١.

اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس اُمت میں سب سے پہلی خیر اور اِصلاح (اللہ تعالیٰ کی ذات پر) یقین اور (دنیاوی خواہشات سے) بے رغبتی کے سبب ہوگی، جب کہ فتنہ وفساد کا آغاز بخل اور (لمبی) امیدیں باندھنے سے ہوگا۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(٦١) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي إِلَّا ضَعْفَ الْيَقِيْنِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر ضعف یقین کے سوا کسی شے کا خوف نہیں ہے۔

اسے امام بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(٦٢) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَجَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ، وَيَهْلِکُ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِس اُمت کے پہلے لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کی ذات پر) یقین اور (دنیاوی خواہشات سے) بے رغبتی کی بنا پر نجات پالی، جب کہ آخری زمانے کی اُمت بخل اور (لمبی) امیدیں باندھنے کے باعث ہلاک ہوگی۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

٦١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٦٣، الرقم/٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٥٩، الرقم/٨٨٦٩، وابن أبي الدنيا في الموسوعة، ١/٢٤، الرقم/٩، والديلمي عن معاوية بن حيدة في مسند الفردوس، ٤/٩٤، الرقم/٦٢٩٤۔

٦٢: أخرجه ابن أبي الدنيا في الموسوعة، ١/١٩، الرقم/٣۔

٦٣-٦٤/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ. وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، لَکَ أَسْلَمْتُ، وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ. اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ. وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ﴾ 'اے اللہ! میں نے تیری اطاعت کی اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (اپنی نفسانی خواہشات کے خلاف) لڑا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، مجھے گمراہ ہونے سے بچا۔ تو ہی زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جبکہ سب جن اور انس مر جائیں گے'۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(٦٤) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي

٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب، قوله تعالى (وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة) [القيامة، ٧٥/٢٢-٢٣]، ٢٧٠٩/٦، الرقم/٧٠٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، ٢٠٨٦/٤، الرقم/٢٧١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٨٠/٣، الرقم/٨٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧٦/٤، الرقم/٣٦٥٤، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤٣/١١، الرقم/١٠٩٨٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١٨٤/٢، الرقم/١١٥١۔

٦٤: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤٧٢/١، الرقم/١٩٢٤، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/٤٣٧، والهندي في كنز العمال، ٢٩٤/٢، الرقم/٥١٠٦۔

دُعَائِهٖ: اللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهُ، وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهُ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ﴿اللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهُ، وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتُهُ﴾ (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جنہوں نے تجھ پر توکل کیا اور تو ان کے لیے کافی ہوگیا۔ جنہوں نے تجھ سے ہدایت طلب کی، تو نے انہیں ہدایت عطا کی اور جنہوں نے تجھ سے مدد طلب کی، تو نے ان کی مدد کی)۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا اور ابن رجب حنبلی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اَللّٰهُمَّ، هَبْ لِي إِيْمَانًا وَيَقِيْنًا وَمُعَافَاةً وَنِيَّةً. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَوْسُوْعَتِهٖ.

حضرت ابو یزید المدنی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے ایمان، یقین، عافیت اور حسن نیت کی دولت سے مالا مال فرما۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے اپنے 'موسوعۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ السَّفَرِ: مَرِضَ أَبُوْ بَكْرٍ فَعَاوَدُوْهُ فَقَالُوْا: أَ لَا نَدْعُوْ

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الموسوعة، ١/٢١-٢٢، الرقم/٦۔

لَکَ الطَّبِيْبَ؟ فَقَالَ: قَدْ رَأٰنِي الطَّبِيْبُ. قَالُوْا: فَأَيُّ شَيءٍ قَالَ لَکَ؟ قَالَ: قَالَ: إِنِّي فَعَّالٌ لِّمَا أُرِيْدُ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تو لوگوں نے آپ کی عیادت کی اور کہا: ہم آپ کے لیے طبیب کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: 'طبیب' مجھے دیکھ چکا ہے۔ لوگوں نے کہا: اس نے آپ کو کیا کہا؟ آپ نے جواب دیا: وہ فرماتا ہے: میں وہ کرتا ہوں جو میں چاہتا ہوں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْمَكَارِهِ مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ، وَإِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ كَمَالًا وَغَايَةً، وَكَمَالُ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ وَالْيَقِيْنُ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَوْسُوْعَتِهٖ.

حضرت قتادہ سے مروی ہے: حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے تھے: اے بیٹے! بے شک ناپسندیدہ اشیاء پر صبر کرنا حسنِ یقین میں سے ہے۔ بے شک ہر عمل کا ایک کمال اور انتہا ہوتی ہے۔ اور عبادت کا کمال، ورع اور یقین ہے۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے اپنے 'موسوعہ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَكُوْنَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ تعالیٰ، وَمَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّكُوْنَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللهَ، وَمَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّكُوْنَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكْتَفِ بِرِزْقِ اللهِ.(٣)

---

(١) أخرجه احمد بن حنبل في كتاب الزهد/١٦٨۔

(٢) أخرجه ابن أبي الدنيا في الموسوعة، ١/٢٦-٢٧، الرقم/١٤۔

(٣) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٤١٥۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقت ور ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ معزز بن جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر کفایت کرے۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: أَنَّ سَلْمَانَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ الْتَقَيَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: إِنْ لَقِيْتَ رَبَّکَ قَبْلِي فَالْقَنِي وَأَعْلِمْنِي مَا لَقِيْتَ، وَإِنْ لَقِيْتُهُ قَبْلَکَ لَقِيْتُکَ فَأَخْبَرْتُکَ، فَتُوُفِّيَ أَحَدُهُمَا، وَلَقِيَ صَاحِبَهُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهُ: تَوَكَّلْ وَأَبْشِرْ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ مِثْلَ التَّوَكُّلِ، قَالَ ذٰلِکَ ثَـلَاثَ مِرَارٍ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَکِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان اور عبد اللہ بن سلام آپس میں ملے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تو مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جا ملا (یعنی فوت ہوگیا) تو مجھ سے ملنا اور جو کچھ تو اللہ تعالیٰ سے انعام و اکرام پائے اس کے بارے میں مجھے بھی بتانا۔ لیکن اگر میں تم سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جا ملا تو میں تم سے مل کر تمہیں (ان نعمتوں کے بارے میں) بتاؤں گا۔ پس ان میں سے ایک فوت ہوگیا اور اپنے دوست سے خواب میں ملا اور اسے کہا: توکل اختیار کرو، تمہیں خوش خبری ہو۔ پس میں نے توکل جیسی کوئی

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٠، الرقم/٣٤٦٥٧، وابن المبارك في كتاب الزهد/١٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢١، الرقم/١٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٥٥٦۔

چیز نہیں دیکھی۔ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے اور الفاظ ابن المبارک کے ہیں۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے۔ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ﴾ 'اے اللہ! میں تجھ سے تجھ پر توکل کے صدق اور تیرے بارے میں حسن ظن کا سوال کرتا ہوں (مجھے یہ دونوں نعمتیں عطا فرما)'۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: مَنْ أَخَذَ فَلْسًا مِنْ حَرَامٍ فَلَيْسَ بِمُتَوَكِّلٍ. (۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: جس شخص نے ایک پیسہ حرام کا لے لیا، وہ متوکل نہیں ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ الْخَوَّاصُ: اَلتَّوَكُّلُ عَلٰى ثَلَاثِ

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۲۰۲، الرقم/۳۵۳۴۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/۲۷٤۔

(۲) القشيري في الرسالة/۱۷۱۔

دَرَجَاتٍ: عَلَى الصَّبْرِ وَالرِّضٰى وَالْمَحَبَّةِ، لِأَنَّهُ إِذَا تَوَكَّلَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَصْبِرَ عَلٰى تَوَكُّلِهٖ بِتَوَكُّلِهٖ لِمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ، وَإِذَا صَبَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَّرْضٰى بِجَمِيْعِ مَا حَكَمَ عَلَيْهِ، وَإِذَا رَضِيَ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَّكُوْنَ مُحِبًّا لِكُلِّ مَا فَعَلَ بِهٖ مُوَافَقَةً لَّهُ.(۱)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام ابراہیم بن احمد خواص کا قول ہے: توکل کے تین درجے ہیں: (۱) صبر، (۲) رضاء (۳) محبت۔ کیونکہ جب بندے نے توکل اختیار کر لیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے توکل کے ذریعے جس پر توکل کیا ہے، صبر کرے اور جب اس نے صبر اختیار کر لیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی ہو جائے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے کی موافقت میں اس کے ہر فعل سے محبت کرنے والا بھی ہو جائے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلية الأولياء' میں روایت کیا ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْإِمَامِ الشِّبْلِيِّ يَشْكُوْ إِلَيْهِ كَثْرَةَ الْعِيَالِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى بَيْتِكَ، فَمَنْ لَيْسَ رِزْقُهُ عَلَى اللهِ تَعَالٰى، فَاطْرُدْهُ عَنْكَ.(۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

ایک شخص امام ابوبکر الشبلی کے پاس آیا اور کثیر العیال ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: گھر جا کر ان تمام لوگوں کو گھر سے نکال دو، جن کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہیں۔

---

(۱) أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۲۹/۱۰۔

(۲) القشيري في الرسالة/۱٦٦۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالة' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ تُرَابٍ: اَلتَّوَكُّلُ، طُمَأْنِيْنَةُ الْقَلْبِ إِلَى اللهِ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو تراب فرماتے ہیں: دل کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہو جانا توکل کہلاتا ہے۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ رَجُلٌ لِلإِمَامِ أَبِيْ تُرَابٍ: أَلَکَ حَاجَةٌ؟ فَقَالَ لَهُ: يَوْمَ يَكُوْنُ لِيْ إِلَيْکَ وَإِلٰى أَمْثَالِکَ حَاجَةٌ لَا يَكُوْنُ لِيْ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

ایک آدمی نے امام ابو تراب سے کہا: تجھے (مجھ سے) کوئی حاجت ہے؟ تو آپ نے اسے فرمایا کہ جس دن مجھے تم سے اور تمہارے جیسے لوگوں سے حاجت ہوگی اس دن مجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ (مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء مجھے کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے)۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ تُرَابٍ: سَبَبُ الْوُصُوْلِ إِلَى اللهِ، سَبْعَ عَشْرَةَ دَرَجَةً، أَدْنَاهَا الْإِجَابَةُ، وَأَعْلَاهَا التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ بِحَقِيْقَتِهِ.(٣)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/١٤٩۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٥٠۔

(٣) المرجع نفسه، ص/١٤٩۔

امام ابوتراب فرماتے ہیں: اللہ تک پہنچانے والے سترہ درجات ہیں ان میں سے سب سے کم درجہ اجابت (مان لینے کا) ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ اللہ تعالیٰ پر حقیقی توکل کرنا ہے۔

اسے امام السلمی نے 'طبقات الصوفیہ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: مَتٰی يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَوَكِّلاً؟ فَقَالَ: إِذَا رَضِيَ بِاللهِ تَعَالٰی وَكِيْلاً. (1)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی سے پوچھا گیا: آدمی متوکل کب بنتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (انسان اس وقت متوکل ہوتا ہے) جب وہ اللہ کو اپنا وکیل بنانے پر راضی ہو جاتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالة القشيرية' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: طَلَبُوا الزُّهْدَ فِيْ بَطْنِ الْكُتُبِ وَإِنَّمَا هُوَ فِيْ بَطْنِ التَّوَكُّلِ، لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. (2)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے کاش انہیں اس بات کا علم ہوتا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: اَلتَّوَكُّلُ حَالُ النَّبِيِّ ﷺ،

---

(١) القشيري في الرسالة/١٦٤۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٥٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/٩٣۔

وَالْكَسْبُ سُنَّتُهُ، فَمَنْ بَقِيَ عَلٰى حَالِهِ، فَـلَا يَتْرُكَنَّ سُنَّتَهُ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: توکل حضور نبی اکرم ﷺ کا حال تھا اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے۔ جو حضور نبی اکرم ﷺ کے حال پر رہے، اسے آپ ﷺ کی سنت کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالة القشيرية‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَوَّلُ مَقَامٍ فِي التَّوَكُّلِ: أَنْ يَّكُوْنَ الْعَبْدُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عزوجل كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ، يُقَلِّبُهُ كَيْفَ شَاءَ، لَا يَكُوْنُ لَهُ حَرَكَةٌ وَلَا تَدْبِيْرٌ.(٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: توکل کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے ایسے ہو، جس طرح غسل دینے والے کے سامنے مُردہ ہوتا ہے کہ غسّال جس طرح چاہتا ہے اسے پلٹتا ہے، وہ حرکت کر سکتا ہے نہ کوئی تدبیر۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالة القشيرية‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: عَـلَامَةُ الْمُتَوَكِّلِ ثَـلَاثٌ: لَا يَسْأَلُ، وَلَا يَرُدُّ، وَلَا يَحْبِسُ.(٣)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

---

(١) القشيري في الرسالة/١٦٦۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٦٣۔

(٣) المرجع نفسه۔

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: متوکل کی تین علامتیں ہیں: وہ نہ تو کسی سے مانگتا ہے، نہ کسی چیز کو رد کرتا ہے اور نہ اپنے پاس کچھ روکے رکھتا ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالة القشيرية‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَلِيٍّ الدَّقَّاقُ: اَلتَّوَكُّلُ صِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالتَّسْلِيْمُ صِفَةُ الْأَوْلِيَاءِ، وَالتَّفْوِيْضُ صِفَةُ الْمُوَحِّدِيْنَ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو علی الدقاق نے فرمایا: توکل مومنین کا خاصہ ہے اور تسلیم اولیاء کا، جبکہ اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا توحید پرستوں کی صفت ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالة القشيرية‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْقُشَيْرِيِّ: قَالَ: قِيْلَ: اَلتَّوَكُّلُ، اَلثِّقَةُ بِمَا فِي يَدِ اللهِ تَعَالٰی، وَالْيَأْسُ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.(٢)

امام قشیری بیان کرتے ہیں: مروی ہے کہ توکل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے دستِ قدرت میں ہے، تو اس پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، تو اس سے نا امید ہو جائے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: ثَـلَاثُ خِصَالٍ مِنْ صِفَةِ الْأَوْلِيَاءِ: اَلثِّقَةُ بِاللهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ، وَالْغِنٰى بِهٖ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَالرُّجُوْعُ إِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.(٣)

---

(١) القشيري في الرسالة/١٦٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١٦٩۔

(٣) السّلمي في طبقات الصّوفية/١١٠۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی نے فرمایا: تین خوبیاں اولیاء کی صفات میں شامل ہیں: ہر کام میں اللہ کی ذات پر یقین رکھنا، اس کی مدد کے بھروسے پر باقی ہر چیز سے بے نیازی اختیار کرنا اور ہر کام میں اس کی طرف رجوع کرنا۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیہ' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْيَقِيْنَ كَمَا تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ، حَتّٰى تَعْرِفُوْهُ، فَإِنِّي أَتَعَلَّمُهُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي مَوْسُوْعَتِهٖ.

امام خالد بن معدان کا قول ہے: تم یقین کی تعلیم بھی اُسی طرح حاصل کرو جس طرح قرآن سیکھتے ہو، حتیٰ کہ تم (یقین کی حقیقت) جان لو۔ بے شک میں خود یقین کی تعلیم حاصل کرتا ہوں۔

اسے امام ابن ابی الدنیا نے اپنے 'موسوعہ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ فِي جَامِعِ الْعُلُوْمِ وَالْحِكَمِ: وَاعْلَمْ أَنَّ تَحْقِيْقَ التَّوَكُّلِ لَا يُنَافِي السَّعْيَ فِي الْأَسْبَابِ الَّتِي قَدَّرَ اللهُ ﷻ الْمَقْدُوْرَاتِ بِهَا، وَجَرَتْ سُنَّتُهُ فِي خَلْقِهٖ بِذٰلِكَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَمَرَ بِتَعَاطِي الْأَسْبَابِ مَعَ أَمْرِهٖ بِالتَّوَكُّلِ، فَالسَّعْيُ فِي الْأَسْبَابِ بِالْجَوَارِحِ طَاعَةٌ لَهٗ وَالتَّوَكُّلُ بِالْقَلْبِ عَلَيْهِ إِيْمَانٌ بِهٖ. (۲)

امام ابن رجب الحنبلی نے 'جامع العلوم والحکم' میں فرمایا ہے: تو جان لے

(۱) ابن أبي الدنيا في الموسوعة، ۱/۲۲، الرقم/۷۔

(۲) ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم/۴۳۷۔

کہ توکل کی حقیقت ہرگز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر کیے گئے (ان) اسباب کے منافی نہیں ہے جن کی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سنت جاری رہی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (دنیاوی) اسباب اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے، مگر ساتھ توکل اختیار کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اس لیے اَعضاء و جوارِح کے ساتھ اَسباب بروئے کار لانا عین طاعتِ اِلٰہی ہے اور دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اُس پر ایمان رکھنے کا تقاضا ہے۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِعَانَةِ بِهٖ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُO (الفاتحة، ١/٤)

(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیںO

(٢) قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللهِ وَاصْبِرُوْاج اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِقف يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَO (الأعراف، ٧/١٢٨)

موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا: تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، بے شک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور انجامِ خیر پرہیزگاروں کے لیے ہی ہےO

(٣) وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَO (يوسف، ١٢/١٨)

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اس پر جو کچھ تم بیان کر رہے ہوO

(٤) قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّط وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَO (الأنبياء، ٢١/١١٢)

(ہمارے حبیب نے) عرض کیا: اے میرے رب! (ہمارے درمیان) حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے، اور ہمارا رب بے حد رحم فرمانے والا ہے، اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان (دل آزار) باتوں پر جو (اے کافرو!) تم بیان کرتے ہوO

اَلْحَدِيْث

٦٥-١/٦٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ. وَإِنْ أَصَابَكَ شَيءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ 'لَوْ' تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قوی مومن ضعیف مومن سے زیادہ اچھا اور زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تم کو نفع دے اُس کے حصول میں حرص کرو، اللہ کی مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو، اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو یہ نہ کہو کہ کاش میں ایسا کر لیتا، البتہ یہ کہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے، اُس نے جو چاہا کر دیا۔ (یاد رکھو!) یہ 'کاش' کا لفظ شیطانی اعمال کا دروازہ کھولتا ہے۔

اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٦٦) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَسْأَلْ

٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله، ٤/٢٠٥٢، الرقم/٢٦٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥٩، الرقم/١٠٤٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في القدر، ١/٣١، الرقم/٧٩، وأيضًا في كتاب الزهد، باب التوكل واليقين، ٢/١٣٩٥، الرقم/٤١٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٢٨، الرقم/٥٧٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢٤، الرقم/٦٢٥١، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٥٧، الرقم/٣٥٦ـ

٦٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/١٣٠، الرقم/٣٤٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٤٨، الرقم/٨٦٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٩، الرقم/١٦١٠ـ

أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اپنی ہر حاجت اپنے رب سے مانگے، حتیٰ کہ اگر اُس کے جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُسی سے مانگے۔

اِسے امام ابو یعلی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٦٧- ٢/٧١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ، فَقَالَ: لَو أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ. قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَإِنَّ اللهَ يَشْفِي عَلٰى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ: قَالَ: فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ

٦٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ٢/٥٩٣، الرقم/٨٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠٢، الرقم/٢٧٤٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٢٧-٥٢٨، الرقم/٦٥٦٨، وابن منده في الإيمان، ١/٢٧٦، الرقم/١٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢١٤، الرقم/٥٥٩٢۔

أُبَايِعُکَ عَلَى الإِسْلَامِ. قَالَ: فَبَايَعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَنْدَه.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد (نامی ایک شخص) مکہ میں آیا، وہ قبیلہ شنؤہ کی کسی شاخ سے تعلق رکھتا تھا، اور جنات کے اثرات ختم کرنے کے لیے دم کیا کرتا تھا۔ اس نے جب مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ (العیاذ باللہ) محمد مصطفیٰ ﷺ مجنون ہیں، تو اس نے کہا کہ کاش میں انہیں دیکھ لیتا شاید اللہ تعالیٰ انہیں میرے ہاتھ سے شفا دے دے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آپ ﷺ سے ملا اور کہنے لگا: اے محمد! میں جنات کا اثر زائل کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفاء دیتا ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے جواب میں یہ مختصر سا خطبہ ارشاد) فرمایا: ’تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں، اور اسی سے مدد چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص عبادت کا مستحق نہیں، وہ یک و تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔‘ راوی کہتے ہیں: ضماد نے عرض کیا: میرے لیے یہ کلمات دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار یہ کلمات دہرائے۔ وہ کہنے لگا: میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے، ان میں سے کسی کا بھی کلام ان کلمات جیسا نہیں ہے۔ یہ کلمات تو اپنے اندر بلاغت کا سمندر رکھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اُس نے کہا: اپنا دستِ اقدس بڑھائیں، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی (اور اسلام قبول کر لیا)۔‘

اِسے امام مسلم، احمد، ابن حبان اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

(٦٨) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٣، الرقم/٢٦٦٩، والترمذي في السنن كتاب صفة القيامة، باب (٥٩)، ٤/٦٦٧، الرقم/٢٥١٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٣٠، الرقم/٢٥٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣١٦، الرقم/٥٤١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٣، الرقم/١٣۔

يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْکَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ. إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ. وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ. وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوکَ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْفَعُوکَ إِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ کَتَبَهُ اللهُ لَکَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوکَ بِشَيْئٍ لَمْ يَضُرُّوکَ إِلَّا بِشَيْئٍ قَدْ کَتَبَهُ اللهُ عَلَيْکَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز میں (سواری پر) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کر وہ تجھے محفوظ رکھے گا، اللہ تعالیٰ کو (ہر وقت) یاد رکھ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب مدد چاہے تو اسی سے مدد طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا دیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(٦٩) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهٖ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا، وَاللهِ، أُحِبُّکَ. قَالَ: أُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اُن کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بخدا میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنِّي عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ ’اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما‘۔

اِسے امام احمد اور ابو داود نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٤، الرقم/٢٢١٧٢، وأبوداود في السنن، کتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٦، الرقم/١٥٢٢، والنسائي في السنن الکبری، ٦/٣٢، الرقم/٩٩٣٧، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/١٨٧، الرقم/١٠٩، والبزار في المسند، ٧/١٠٤، الرقم/٢٦٦١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٦٥، الرقم/٢٠٢١، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠/٦٠، الرقم/١١٠، والحاکم في المستدرک، ١/٤٠٧، الرقم/١٠١٠۔

(٧٠) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: ﴿رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ، اجْعَلْنِي لَکَ شَكَّارًا، لَکَ ذَكَّارًا، لَکَ رَهَّابًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِي﴾.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ﴿رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ، اجْعَلْنِي لَکَ شَكَّارًا، لَکَ ذَكَّارًا، لَکَ رَهَّابًا، لَکَ مِطْوَاعًا، لَکَ مُخْبِتًا، إِلَيْکَ أَوَّاهًا مُنِيْبًا. رَبِّ، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِي﴾ *’اے میرے پروردگار! میری مدد فرما*

٧٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/٨٣، الرقم/١٥١٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٤، الرقم/٣٥٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٥٩، الرقم/٣٨٣٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٥٥، الرقم/١٠٤٤٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٢٧-٢٢٨، الرقم/٩٤٧۔

میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہونے دے۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لیے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالن ہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار، بہت ڈرنے والا، نہایت فرمانبردار، خوب اطاعت کرنے والا، بہت عاجزی کرنے والا، بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے۔ میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا قبول فرما، میری دلیل کو قائم رکھ، میری زبان کو درست رکھ، میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کا کھوٹ نکال دے'۔

اِسے امام ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۷۱) وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَعِيْنُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اللّٰهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ

۷۱: أخرجه النسائي في السنن، كتاب النكاح، باب كيف الاستخارة، ٦/٨٠، الرقم/٣٢٥٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٣٣٧، الرقم/٣٢٥٣۔

تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهٖ﴾. قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا اسی طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْتَخِيْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَأَسْتَعِيْنُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهٖ، فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهٖ﴾. 'اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ لیکن اگر تیرے علم میں یہ کام

میرے دین، میری معاش اور میرے اُخروی معاملے یا انجامِ کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔‘ فرمایا: اور (اس دعا کے بعد) اپنی حاجت کا نام لے کر ذکر کرے۔

اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِرِ وَالْمَرَاجِع

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

(۲) الحدیث

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٤۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٥۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۸۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۹۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

١١۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (١٨٦۔ ٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

١٢۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٣۔ **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(١)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

(١) حکیم ترمذی ٣١٨ھ/٩٣٠ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

١٤۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

١٥۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (٢٢٣-٣١١ھ/ ٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٦۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١٧۔ **خوارزمی**، محمد بن محمود الخوارزمی، أبو المؤید، (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانید لأبی حنیفۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

١٨۔ **ابو داوٗد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء

١٩۔ **دورقی**، ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن کثیر (١٦٨۔٢٤٦ھ)۔ **مسند سعد بن ابی وقاص**۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ھ۔

٢٠۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/ ١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢١۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٢۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ١٤١٠ھ۔

٢٣۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦- ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢٤۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء

٢٥۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٦۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٧۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٨۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (٢٦٠ -٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٢٩۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/ ٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٣٠۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢- ٩٠٠ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٣١۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٣٢۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٣٣۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٣٤۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٣٥۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٣٦۔ **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣٧۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٨۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٣٩۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الأعمال**۔ قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

٤٠۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤١۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٤٢۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٣۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٤۔ **نعیم بن حماد**، المروزی، ابو عبد اللہ (م ۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

٤٥۔ **ہندی، حسام الدین**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ) ۔**کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

٤٦۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٧۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان+ دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٤٨۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٤٩۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

(۳) شروحات الحدیث

٥٠۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری شرح صحیح البخاری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر

الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

(۴) أسماء الرجال

٥١۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **طبقات المحدثین باصبهان و الوردین علیها**۔ بیروت، لبنان: موسسہ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

٥٢۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

(۵) السیرة

٥٣۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرة الحلبیة**، بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

(٦) العقائد

٥٤۔ **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

(۷) التصوف

٥٥۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۸ء۔

٥٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

٥٧۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوہ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٥٨۔ **ابن ابي الدنيا**، ابو بکر عبد الله بن محمد القرشي (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **الرقة والبكاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٥٩۔ **ابن ابي الدنيا**، ابوبکر عبد الله بن محمد بن عبيد بن بن سفيان قيس قرشي (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **العقوبات**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٦ء۔

٦٠۔ **ابن ابي الدنيا**، ابو بکر عبد الله بن محمد القرشي (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **محاسبة النفس**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم۔

٦١۔ **ابن ابي الدنيا**، ابو بکر عبد الله بن محمد القرشي (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **المحتضرين**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧ء۔

٦٢۔ **ابن ابي الدنيا**، ابو بکر عبد الله بن محمد القرشي (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ **موسوعة ابن أبي الدنيا**۔ بیروت، لبنان: المكتبة العصريه، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٦ء۔

٦٣۔ **ابن رجب حنبلي**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **التخويف من النار والتعريف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مكتبہ دار البيان، ١٣٩٩ھ۔

٦٤۔ **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (٣٢٥۔٤١٢ھ/ ٩٣٦۔١٠٢١ء)۔ **طبقات الصّوفيه**۔ قاہرہ، مصر: مطبعة المدنی، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء۔

٦٥۔ **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (٨٩٨۔٩٧٣ھ/ ١٤٩٣۔ ١٦٦٥ء)۔ **الطبقات الكبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٦٦۔ **عبد القادر جيلانیؒ**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد الله الجيلانی (٤٧٠ھ۔ ٥٦١ھ)۔ **الفتح الرباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٦٧۔ **غزالی**، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (٥٠٥ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ١٣٥٢ھ/١٩٣٣ء۔

٦٨۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسی حنبلی (٦٢٠ھ)۔ **التوابين**۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ۔

٦٩۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (٦٢٠ھ)۔**الرقة والبكاء في أخبار الصالحين وصفاتهم**۔ القاہرۃ، مصر: المکتبۃ التوفیقیۃ۔

٧٠۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (م٦٢٠ھ)۔**المتحابين في الله**۔ دمشق، شام: دار الطباع، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٧١۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٧٢۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦-٤٦٥ھ/٩٨٦-١٠٧٣ء)۔ **الرسالة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

٧٣۔ **ابن قیم**، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦٩١-٧٥١ھ/ ١٢٩٢-١٣٥٠ء)۔ **مدارج السالكين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٤ء۔

٧٤۔ **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦- ٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٧٥۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **كتاب الأربعين على مذهب المتحققين من الصوفية**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٧٦۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

(٨) التاريخ

٧٧۔ ذہبی، **شمس الدین** محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣۔٧٤٨ھ/١٢٧٤۔١٣٤٨ء)۔ **تاريخ الاسلام و وفيات المشاهير و الاعلام**. بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/

۱۹۸۷ء۔

۷۸۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینۃ دمشق المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

الملاحظات

الملاحظات

الملاحظات